میری عید تم سجن از انا الیاس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

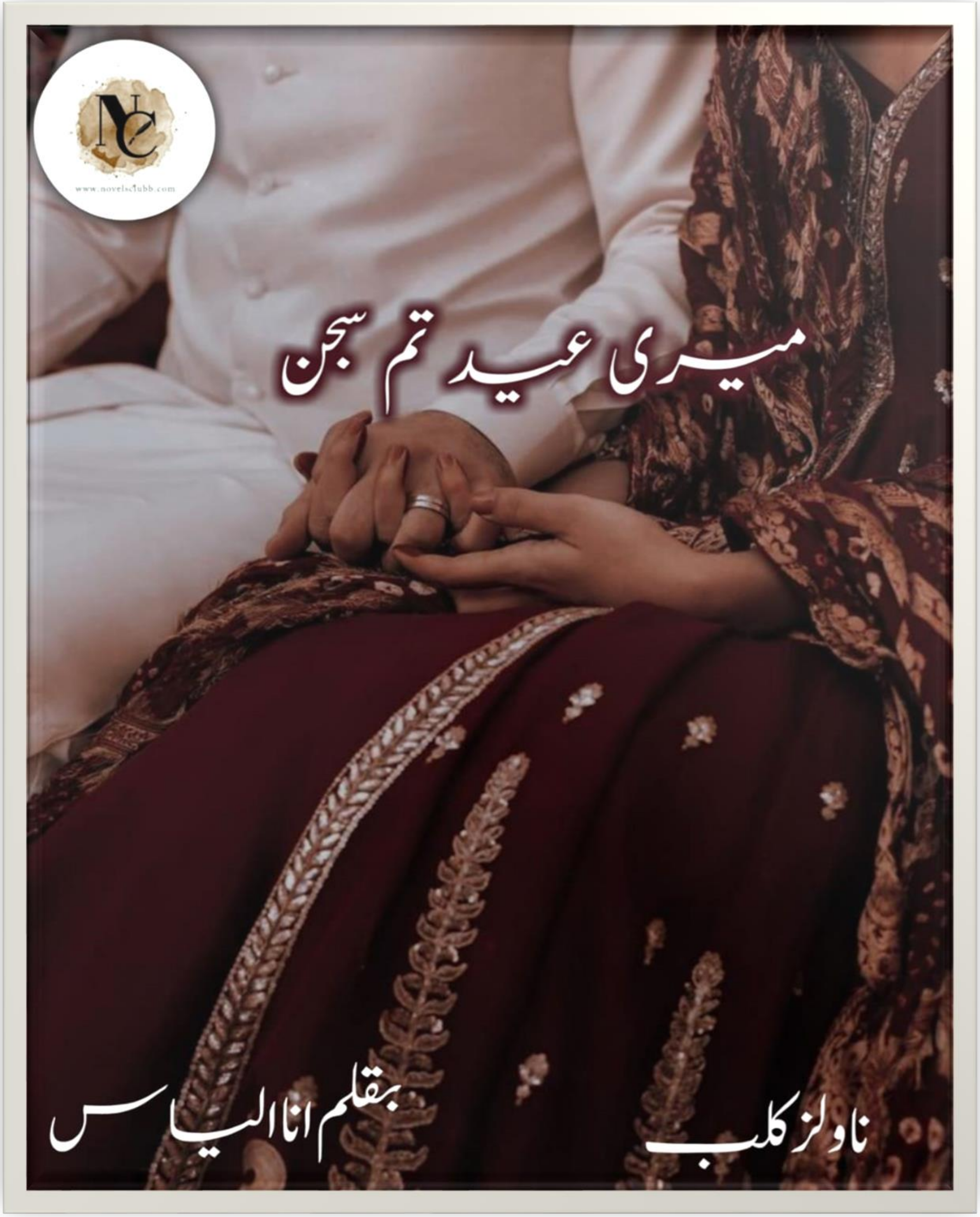

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

میری عید تم سجن

از انا الیاس

ممی پلیز یہ سب میرے لئیے ممکن نہیں ہے۔آپ کیوں نہیں سمجھتیں "حاشب

تنگ آچکا تھا روز روز کے اس مسئلے سے۔

بیٹا ہم تو سمجھ ہی لیں گے مگر افسوس کہ تم نہیں سمجھ رہے۔حاشب یہ ایک نہیں "

دو جانوں کی پوری زندگی کا معاملہ ہے "وہ بے چارگی سے بولیں۔جوان اولاد تھی نا

بس منہ سے ہی کہہ سکتی تھیں ہاتھ نہیں اٹھا سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جی اسی لئیے کہہ رہا ہوں انکی زندگی مت برباد کریں۔ میں انہیں وہ مقام نہیں "

دے سکتا جس کی آپ لوگ

امید لگا کر بیٹھے ہیں "وہ انہیں ہر ممکن طریقے سے اس فیصلے سے ہٹانا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے کل کو اگر ان کی زندگی برباد ہوئی تو تمہیں کسی قسم کی کوئی ملامت نہیں ہونی چاہیئے نہ ان سے کبھی رابطہ رکھنا" اب کی بار شگفتہ کے لہجے میں سختی در آئی۔

"ممی آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں۔ پاپا آپ ہی انہیں سمجھائیں۔ آخر کیوں آپ لوگ نہیں سمجھ پا رہے وہ میرے لیئے ابھی بھی صارم کی بیوی ہے۔

"بیوی نہیں بیوہ تصیح کر لو" اسفند صاحب جو کب سے بیڈ پر خاموش بیٹھے ماں بیٹے کی گفتگو سن رہے تھے حاشب کو ٹوک کر بولے۔

"پاپا میں کبھی اسے بیوی کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتا۔ یہ میرے لیئے ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اپنی بھابھی سے میں شادی کر لوں میں کل کو صارم کو کیا منہ دکھاؤں گا" وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ کیسے انہیں سمجھائے۔

ابرہ کو اس نے ہمیشہ بھابھی کی حیثیت سے ہی دیکھا تھا۔ ابھی چار سال تو ہوئے تھے صارم کی شادی کو۔ حالانکہ وہ اس سے چھوٹا تھا مگر پھر بھی حاشب نے زبردستی اسکی

شادی پہلے کروادی تھی۔وہ ابھی شادی کے جھنجھٹ میں پڑنا نہیں چاہتا تھااور ماں کے بار بار اصرار پر اس نے آخر صارم کی کروانے کا فیصلہ کیا۔

ابرہ اس سے عمر میں چھوٹی تھی صارم کے ساتھ خوشگوار زندگی گزار رہی تھی کہ ایک کار حادثے میں صارم ان سب کو روتا چھوڑ گیا۔صارم اور حاشب دو ہی بھائی تھے۔

یہ صدمہ ان سب کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔صارم اپنے پیچھے پیاری سی بیوی اور بیٹی عنایہ کو روتا چھوڑ گیا تھا۔

ابھی وہ اس حادثے سے سنبھلے نہیں تھے کہ شگفتہ نے ابرہ کے ماں باپ کی رضا مندی لے کر حاشب اور ابرہ کا نکاح کرنا چاہا۔وہ کسی طور ابرہ کو اس گھر سے جانے نہیں دینا چاہتی تھیں۔

اور اگر کل کو اسکی بیوی اور بچی رل گ ئے تب تم کیا منہ دکھاؤ گے۔بیٹا یہ سب" معیوب نہیں ہے معیوب ہوتا تو سوچو ہمارا مذہب ہمیں اس سب کی اجازت دیتا" شگفتہ نے سہل انداز میں سمجھایا۔

اور۔۔اور ثانیہ اسکا کیا بنے گا" حاشب نے اپنی منگیتر کا نام لیا۔انکی منگنی کو سات" سال ہو چکے تھے مگر دونوں ہی شادی کے بندھن میں بندھنے کو تیار نہیں تھے۔ ثانیہ حاشب کے چچا کی بیٹی تھی۔ تھی تو وہ اسکی بہترین دوست مگر ضروری نہیں ہوتا جو بہترین دوست ہو وہ بہترین شریک سفر بھی ہو۔ہاں اچھا شریک سفر بہترین دوست بن سکتا ہے۔

انکی دوستی کو دیکھتے ہوئے انکے والدین نے انکی منگنی کا ارادہ کیا تھا۔دونوں کی زندگیوں میں کوئی اور نہیں تھا لہذا انہیں اعتراض نہیں تھا۔مگر اس منگنی کے باوجود دونوں کی ایک دوسرے کے لئیے وہ فیلینگز پیدا نہیں ہو سکی تھیں جو اس رشتے کا تقاضا ہوتی ہیں۔یہی وجہ تھی کہ دونوں اس رشتے کو لٹکا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسے کوئی اعتراض نہیں سب سے پہلے میں نے اس سے بات کی تھی" شگفتہ کی بات کے بعد اب اسکے لئیے فرار کی کوئی راہ نہیں تھی۔

مجھے کچھ ٹائم دیں میں سوچ کر جواب دوں گا" آخر وہ ہار مانتے ہوئے کچھ مثبت جواب دے کر اٹھا۔

شگفتہ کے لئیے یہی بہت تھا۔

اللہ تمہیں دونوں جہانوں کی خوشیاں دے" انہوں نے اسکے ہاتھ پر پیار کرتے ہوئے کہا۔ وہ سر جھٹک کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

تمہیں واقعی کوئی ایشو نہیں" اگلے دن وہ آفس سے نکل کر ثانیہ سے ریسٹورینٹ میں ملنے آیا تھا۔ رات میں ہی اس نے ثانیہ کو میسج کر کے کہا کہ تم سے ضروری ملنا ہے لہذا شام میں کہیں باہر مجھ سے ملو۔

ثانیہ نے فوراہامی بھرتے اسے ٹائم بتادیا۔اور اب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔حاشب نے اپنے فیصلے کادارومداراس ملاقات پر رکھاتھا۔

"نہیں۔۔۔کیا تمہیں مجھ سے کوئ طوفانی محبت کبھی بھی رہی ہے۔یا مجھے تم سے رہی ہے۔کیا کبھی ہم نے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائ ہیں۔کم ان حاشب ہمارا آپس میں جذباتیت کا کوئ رشتہ کبھی نہیں رہا۔ہم سات سال بعد بھی بس اچھے دوست ہیں۔اس سے بڑھ کر نہ کبھی تم نے کچھ محسوس کیاہے اور نہ میں نے۔کیامیں غلط کہہ رہی ہوں" وہ اپنی باتوں سے اسکا فیصلہ مشکل بنارہی تھی۔

"نہیں مگر یار میں ابرہ کو وہ مقام نہیں دے سکتا۔یہ سوچ کر بھی عجیب لگتا ہے کہ وہ اور میں۔۔۔اف۔۔کہاں پھنسادیاہے تم سب نے مجھے" وہ سر ہاتھوں پر رکھ کر بے بسی سے بولا۔

"دیکھو حاشب اگر تم صرف انسانیت کے حوالے سے سوچو تو یہ فیصلہ کبھی بھی مشکل نہیں لگے گا۔تمہاری زندگی میں کوئ ایسی لڑکی نہیں جس کی وجہ سے تم اس

www.novelsclubb.com

سب سے انکار کرو۔ تمہیں کبھی نہ کبھی کسی سے شادی تو کرنی ہے نہ تو وہ ابرہ کیوں نہیں۔ حاشب ہم اپنی ساری زندگی صرف اپنے لئیے گزارتے ہیں۔ مگر اللہ بہت کم ایسے لوگوں کو چنتا ہے جو دوسروں کے لئیے اپنی زندگی گزاریں۔ کیا تمہیں یہ سوچ کر خوشی نہیں ہو رہی کہ اللہ نے تمہیں ایسے کام کے لئیے چنا ہے۔ اچھا ابرہ کو چھوڑ دو۔ عنایہ کا سوچو۔ یار خالہ اور چچا سے بڑھ کر کوئی اپنے بھائی بہن کی اولاد کو محبت نہیں دے سکتا مگر صرف تب جب وہ خود شادی شدہ نہ ہوں۔ اسی لئیے تو لڑکی کی موت کے بعد اس کی بہن سے لوگ بہن کے شوہر کی شادی کروا دیتے ہیں کہ جو درد وہ محسوس کر سکتی ہے ان بچوں کے لئیے وہ کوئی اور نہیں کرتا۔ اور اسی طرح چچا بھی۔ فرض کرو جیسے تم کہہ رہے ہو کہ ابرہ کی کہیں اور شادی کروا دیں اور عنایہ کو تم اپنے ساتھ رکھ لو۔ تو کیا کل کو تمہاری بیوی اسے رکھ لے گی۔ آج کو تمہارے بچے نہیں کل کو جب وہ ہوں گے ہو عنایہ ہمیشہ تمہیں اور تمہاری بیوی کو کھٹکے گی۔ کیا تم اپنی اولاد کی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اسکی ضرورتیں پوری کرو گے۔

نہیں حاشب ایسا کبھی نہیں ہو سکے گا۔اپنی اولاد کے آگے کسی کی اولاد نظر نہیں آتی۔لہذا بے وقوفی مت کرواور ابرہ سے نکاح کر لو۔"ثانیہ نے رسانیت سے اسے ہر پہلو نہ صرف دکھایا بلکہ اچھی دوست بن کر سمجھایا۔

"ٹھیک ہے جہاں تک عنایہ کی بات ہے تو میں یہ شادی کر لیتا ہوں لیکن کیا ابرہ کے ساتھ ناانصافی نہیں ہو گی۔ میں اسے اور وہ مجھے کل کو وہ مقام نہ دے سکیں تو سوچو یہ رشتہ کتنا ابنارمل ہو گا۔وہ صارم سے بہت محبت کرتی تھی ثانیہ" حاشب نے ایک نیا مسئلہ بیان کیا۔ثانیہ اسکی بات پر ہولے سے مسکرائی

"حاشب وہ بہت اچھی بیوی تھی اور ہر اچھی بیوی اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے۔ لیکن اگر اللہ نے عورت کے دل میں صرف ایک شخص کی ہی محبت رکھنی ہوتی تو وہ کبھی دوسری شادی کا حکم نہیں دیتا۔حاشب ایک عورت کو ہمیشہ مرد کے سہارے کی ضرورت رہتی ہے۔وہ ابھی تو نہیں مگر کچھ عرصے میں ضرور تم سے محبت کرنے لگ جائے گی۔عورت بہت حساس ہوتی ہے اسے جس سمت موڑو گے مڑ

www.novelsclubb.com

جائے گی۔اپنی محبت میں مبتلا کرو گے کر لے گی وہ صرف احساس اور توجہ چاہتی ہے۔ تبھی تو دھوکہ بھی کھالیتی ہے۔فرض کرو ہم اسکی شادی کہیں اور کر بھی دیں تو کیا گارنٹی ہے کہ کوئی اور اسے توجہ اور محبت دے پائے۔کیا پتہ صارم کے حوالے سے اسے طعنے دے۔زبردستی صارم کی محبت اس کے دل سے کھرچ کر مٹانے کی کوشش کرے۔اگر ابھی وہ صارم کی یاد سے نہیں بھی نکلتی تو تم تو اسکے بھائی ہو تم اسے اسپیس دو گے صارم کی یاد کو دل کے ایک کونے میں بند کرنے کی۔تم کبھی اسے طعنے نہیں دو گے۔بلکہ اسکی کیفیت کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھ سکو گے۔اور ویسے بھی وہ ابھی جتنی بھی کم عمر سہی مگر کوئی کنوارا اسے نہیں اپنائے گا۔اور جو اپنائے گا وہ کچھ بچوں کا باپ یا پھر اولاد کے حصول کے لیئے اس سے شادی کرے گا۔کیا کسی اور کی اولاد پالتے اسے عنایہ یاد نہیں آئے گی۔یہ ظلم اسکے ساتھ مت کرو اسے اپنی ہی اولاد پالنے دو۔صرف کچھ لمحوں کے لیئے خود کو اسکی جگہ رکھ کر سوچو۔حاشب وہ تم سے بھی کہیں زیادہ مجبور ہے۔اسکی مجبوری کو اسکا قصور مت

بناؤ۔اور جہاں تک محبت کی بات ہے تو اللہ پر چھوڑ دو۔جب وہ تم دونوں میں محرم رشتہ بنائے گا تو تم دونوں کے دلوں میں محبت بھی بیدار کر دے گا۔یہ رشتہ ہی ایسا ہے اپنا آپ منوا کر دم لیتا ہے۔"ثانیہ نے ہولے سے میز پر رکھے اسکے دائیں ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا اور حاشب کو اس لمحے اسکی دوستی پر بے حد فخر محسوس ہوا۔اچھے دوست واقعی اللہ کا انعام ہوتے ہیں۔کس بہترین انداز میں اس نے اس رشتے کے لیئے حاشب کو قائل کیا تھا یہ صرف وہی کر سکتی تھی۔

اور ہاں میری فکر مت کرو تم جانتے ہو نا مجھے ابھی کیرئیر بنانے کا جنون سوار ہے۔میرا انگلینڈ کے ایک فیشن ڈیزائینگ سکول میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔"اپنا ہاتھ ہٹاتے اس نے مسکراتے ہوئے حاشب کو بتایا۔

واؤ دیٹس گریٹ "حاشب جانتا تھا اسے فیشن ڈیزائنر بننے کا کتنا شوق تھا۔

آئم سو ہیپی فار یو "حاشب نے سچے دل سے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

آئی نواسی لئیے سب سے پہلے تمہیں بتایا ہے۔دو سال کا کورس ہے۔ بھیج میں " چکر لگاؤں گی اور امید کروں گی کہ جب جب آؤں تمہیں اور ابرہ کو ایک نارمل ریلیشن میں دیکھوں۔حاشب ہمارے پاس زندگی میں نیکی کرنے کے موقع بہت کم آتے ہیں انہیں اندیشوں کی نظر نہیں کرنا چاہئیے" سنجیدگی سے کہتے اس نے حاشب کی جانب دیکھا۔

اوکے میڈم آپ کافی حد تک قائل کر چکی ہیں مجھے۔" حاشب نے اس پر " سے نظر ہٹا کر ہنستے ہوئے گویا اسے مطمئن کیا۔

شکر" حاشب کو لگا اب فیصلہ کرنا اتنا مشکل نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اور پھر ایک ہفتے میں ہی ابرہ اور حاشب کا نکاح ہو گیا۔نکاح والے دن جہاں ابرہ بہت مضطرب تھی وہیں حاشب بھی بے حد ڈسٹربڈ تھا۔فیصلہ تو کر لیا تھا مگر اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ئے گا۔ نبا ہے گا بھی کہ نہیں اس لمحے وہ کوئی بھی فیصلہ بندھن کو کب تک نباہ پا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ ابرہ ایک ہفتے پہلے ہی اپنی ماں کے گھر چلی گئی تھی اور آج نکاح کے دن واپس اسی گھر آئی تھی جہاں کچھ سال پہلے صارم کی دلہن کی حیثیت سے آئی تھی۔ اس تمام عرصے میں اسکی حاشب سے نہ کوئی بات ہوئی تھی نہ ہی آمنا سامنا ہوا تھا۔ حاشب اچھے مزاج کا تھا۔ ابرہ اسکی ایک ہی بھابھی تھی لہذا ہنسی مذاق بھی کر لیتا تھا۔ مگر صارم کی ڈیتھ کے بعد وہ ایک سیکنڈ کے لئیے بھی ابرہ کے پاس نہیں آیا تھا۔ پہلے تو وہ خود اتنی نڈھال تھی کہ کچھ ہوش نہ تھا اور پھر عدت میں ہونے کی وجہ سے حاشب اسکے پاس نہیں آیا تھا۔ ہاں عنایہ کا خیال وہ پہلے سے کہیں زیادہ رکھنے لگا تھا۔ پہلے بھی عنایہ میں اسکی جان تھی اور اب تو جب جب اسے دیکھتا تھا بھائی بری طرح یاد آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے دنوں سے خود کو سمجھانے کے باوجود وہ خود میں ہمت نہیں پا رہا تھا کہ ابرہ کا سامنا کرے جسے کچھ دیر پہلے ہی اسکے کمرے میں پہنچایا جا چکا تھا۔

چھت پر ادھر سے ادھر ٹہلتے نجانے کتناواں سگریٹ اسکے پاؤں کی نوک پلے مسلا گیا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔

رات کے تین بج چکے تھے وہ ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔

حاشب "کندھے پر نہ صرف ایاہاتھ آکر ٹھہرا تھا بلکہ اسفند صاحب کی آواز نے" بھی اسے بری طرح چونکایا تھا۔مڑ کرانہیں دیکھا۔

"فیصلہ کرلیاہے تواس پر عمل کرنے کی ہمت بھی کرلو"

ڈیڈی یہ سب بہت مشکل لگ رہاہے"آواز میں بے حد تھکاوٹ تھی جیسے پتہ" نہیں کتنے میلوں کاسفر کرکے آیاہو۔

بیٹازندگی میں بہت سی چیزیں مشکل ہوتی ہیں تب تک جب تک ہم انہیں کرنے" کی ہامی نہیں بھرتے۔جب ایک مرتبہ ہمت پکڑ کر عمل پیراہوتے ہیں توسب مشکلیں آسانیوں میں بدل جاتی ہیں۔ہم سب کے لیئے یہ فیصلہ آسان نہیں تھا۔

آج قدم قدم پر صارم کا چہرہ سامنے آیا۔" اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ بمشکل اپنی آنکھوں میں امڈ آنے والے آنسوؤں کو پیچھے دھکیل رہے تھے۔

دیکھو بیٹا کچھ دن لگیں گے ہمیں اسکی حیثیت کسی اور طرح سے قبول کرنے میں" مگر پھر رفتہ رفتہ عادی ہو جائیں گے۔اور تمہیں پتہ ہے وقت بہت بڑا مرہم ہوتا ہے۔ہاں یہ جانے والوں کی اس تکلیف کو ختم تو نہیں کر سکتا مگر اسکی شدت کو کم ضرور کر دیتا ہے۔ہم بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اتنی بہت سی تکلیفوں سے نکل آئیں گے۔ مگر اسکے لئیے کوشش کرنی پڑے گی۔ہم غم کو جتنا خود پر طاری کرتے ہیں وہ ہمیں اتنا ہی خوفزدہ کرتا جاتا ہے۔ایک مرتبہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ لو تو یہ آنکھیں موند کر اپنے رستے چل پڑتا۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ ہر چیز کو نارمل انداز میں لو ہاں مگر چیزوں کو نارمل کرنے کی کوشش کرو۔اور یہ کوشش تبھی ہو سکتی ہے جب تم خود ہمت کر کے قدم آگے بڑھاؤ گے۔ وہیں کھڑے رہو گے تو آہستہ آہستہ بہت پیچھے رہ جاؤ گے۔ تمہارا اب اس سے

www.novelsclubb.com

رشتہ ایسا جڑ چکا ہے جس میں اسے تمہاری مورل اسپورٹ ہر دوسرے رشتے سے کہیں زیادہ چاہیئے۔ تم آہستہ آہستہ اسے اعتماد دوگے تو وہ بھی اس ٹرانس سے نکل آئے گی اور تم بھی ایک نارمل زندگی گزار سکو گے۔ اب یہ تم پر ہے تم کتنی جلدی اسے اعتماد دیتے ہو۔" اسفند صاحب کے دھیمے لہجے میں چھپی سچائیاں اسے بہت کچھ باور کروا رہی تھیں۔ وہ سمجھ کر بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ ذہن تھا کہ الجھتا جا رہا تھا۔

میں کوشش کروں گا" انہیں تسلی دینے کے لئیے وہ سر جھکا کر بولا۔"

مجھے تم سے یہی امید تھی۔ اب اپنے کمرے میں جاؤ۔ عنایہ ہمارے پاس ہے""

انہوں نے اسکے کندھے کو تھپتھپایا اور واپس نیچے کی جانب بڑھ گ ئے۔

www.novelsclubb.com

حاشب بھی ایک گہری سانس کھینچ کر نیچے کی جانب آیا۔

کمرے کے آگے رک کر بھی وہ کتنے لمحے سوچتا رہا کہ اندر بڑھے یا نہیں۔

آخر ہمت کر کے دروازے کا ناب گھمایا۔ کمرے میں صرف نائٹ بلب کی روشنی تھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ لمحے لگے اسے ماحول سے مانوس ہونے میں۔ بیڈ پر نظر گئی تو وہ خالی تھا۔

نظر گھما کر نیچے کارپٹ پر دیکھا۔ ابرہ کشن رکھے سینے سے پاؤں تک کپڑا لپیٹے سوئی ہوئی نظر آئی۔ نجانے سوئی تھی یا جاگ رہی تھی۔

حاشب کا نہ چاہتے ہوئے بھی دماغ گھوم گیا۔ اسے اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ اس نے پہلے دن ہی حاشب سے فاصلہ رکھا ہے۔ اسے اس بات کا دکھ تھا کہ وہ اسے اس حد تک گرا ہوا سمجھتی ہے کہ وہ ابرہ کے اپنے ساتھ رشتے کا تعین یوں کرے گا کہ اسے زمین پر لیٹنے کو کہے گا۔ ٹھیک ہے وہ دونوں ابھی اس رشتے کو ماننے کو تیار نہیں تھے۔ مگر اتنی انسانیت تو اس میں تھی کہ اپنی نہ سہی صارم کی بیوہ ہونے کے ناطے وہ اس سے اس طرح کا برا سلوک کبھی بھی روا نہیں رکھ سکتا تھا۔

تنی ہوئی رگوں کو ڈھیلا چھوڑتے وہ آہستہ سے آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اسکے قریب آکر رکا تو پلکوں میں واضح ارتعاش نظر آیا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ جاگ رہی ہیں۔ لہذا فضول کی یہ ایکٹنگ بند کریں۔"

یہاں سے اٹھ کر اوپر بیڈ پر لیٹیں" نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ غصیلا ہو گیا۔

وہ ڈرتے ڈرتے اٹھ کر بیٹھی۔

کیا سوچ کر آپ یہاں لیٹی ہیں۔ ہم نے کبھی گھر کی ملازمہ کو یوں نیچے سونے" نہیں دیا تو کیا آپکے خیال میں میں آپکو یہاں سونے کا کہوں گا۔" اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔ جس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔ لان کے جدید تراش خراش کے لائٹ پنک پرنٹڈ سوٹ میں مٹے مٹے میک اپ کے ساتھ بھی وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ حاشب کو پہلے بھی اسکی خوبصورتی کا اندازہ تھا مگر صرف ایک بھابھی کی حیثیت سے وہ اسے سراہتا تھا۔ اب تو رشتہ ہی بدل گیا تھا۔

خود وہ شکن زدہ وائٹ شلوار قمیض میں تنے ہوئے اعصاب لئیے اسے گھور رہا تھا۔

میں۔۔۔۔میں "گھبراہٹ میں وہ ہکلا کر بس اتنا ہی کہہ پائی۔"

آپ یہاں نہیں سونا چاہتیں "حاشب نے اسکی بات مکمل کی۔"

اس نے تھوک نگل کر ہولے سے سر ہلایا۔

پھر میری ہیلپ کریں۔ میں ساتھ والے روم سے صوفہ کم بیڈ لاتا ہوں اس "سائیڈ پر وال خالی ہے وہاں رکھ دیتا ہوں آپ اس پر لیٹ جائیں "اسکی مشکل آسان کرتے اس نے فوراً حل بتایا بہر حال وہ خود ابھی ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا اسے بھی یہی بہتر لگا۔

ٹھیک ہے "ہولے سے سر ہلا کر اس نے چادر بیڈ پر رکھی۔"

www.novelsclubb.com

حاشب کے ساتھ دوسرے کمرے سے صوفہ کم بیڈ لا کر بیڈ کے دائیں جانب دیوار کے ساتھ رکھا۔

جب تک آپ اپنے مسائل خود اپنے منہ سے بیان نہیں کرتے لوگ انہیں سمجھتے" ہوئے بھی سمجھ نہیں پاتے"جو نہی وہ اسکے قریب سے گزر کر چادر بیڈ سے اٹھانے بڑھی حاشب کی آواز پر لمحہ بھر کو چادر تھامتا اسکا ہاتھ رکا۔

کوئی بھی جواب دیئے بنا وہ آہستہ سے اپنی جگہ پر جا کر لیٹ گئی۔

حاشب بھی نظر پھیر کر واش روم میں گھس گیا۔

ایک خاموش معاہدہ دونوں کے درمیان ہو گیا تھا ایک دوسرے کی زندگی میں دخل نہ دینے کا اور دونوں بخوبی سے اس پر کاربند تھے۔ عنایہ ایک واحد ہستی تھی جس کی خاطر دونوں ایک دوسرے سے تھوڑی بات چیت کر لیتے تھے۔ نہیں تو

کبھی کبھی کئی دن گزر جاتے ابرہ، حاشب کو مخاطب نہیں کرتی تھی۔ہاں مگر اسکے تمام کاموں کی ذمہ داری اس نے اپنے کندھوں پر لے رکھی تھی۔

اسفند صاحب اور شگفتہ بیگم چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کہہ پاتے تھے۔

ان دونوں کو اس طرح ایک دوسرے سے کٹے کٹے دیکھ کر ان کا دل دکھتا تھا۔مگر یہ سوچ کر چپ رہتے کہ اگر اللہ نے انکے نصیب ملائے ہیں تو کبھی نہ کبھی دل بھی ملا ہی دے گا۔بس ہر لمحہ ان دونوں کے لئیے دعا گو رہتے تھے۔

حاشب نے اصرار کر کے عنایہ کو اب اپنے کمرے میں سلانا شروع کر دیا تھا۔

جب عنایا سو جاتی تب ابرہ آہستہ سے اٹھ کر اپنی مقرر کی ہوئی جگہ پر لیٹ جاتی۔

حاشب بھی تب تک ادھر ادھر کے کام نپٹا تا رہتا جیسے ہی ابرہ اٹھتی وہ عنایہ کے پاس بیڈ پر جا کر لیٹ جایا کرتا۔

اس رات بھی یہی ہو رہا تھا۔ابرہ عنایہ کو کہانی سناتے اس سے چھوٹی موٹی باتیں کر رہی تھی۔جبکہ حاشر بیڈ کے پاس رکھی رگ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھا۔

ماما بابا کہاں ہیں؟"عنایہ کے سوال پر جہاں ابرہ ساکن رہ گئی تھی وہیں حاشب کا" ٹائپ کرتا ہاتھ تھم گیا تھا۔

عنایہ اب پورے پورے جملے نہ صرف بولتی تھی بلکہ بہت زیادہ باتونی تھی۔ایک وہی تو تھی جس کی وجہ سے ان کے گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔

ماما بابا کہاں ہیں؟"عنایہ نے پھر وہی سوال دہرایا۔چند گرم قطرے اسکی آنکھوں" سے بہے۔

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں عنایہ۔۔۔اچھا وہ فیری والی سٹوری سناؤں"اس نے بات پلٹنی چاہی۔"

باباآپ کیا کر رہے ہیں؟"عنایہ اب کی بار اٹھ کر حاشب سے مخاطب ہوئی۔"

حاشب نے گردن موڑ کر قریب سے آنے والی آواز کو سنا۔وہ اب بھی حیرت زدہ تھا کہ کل تک اسے چاچو کہنے والی آج بابا کہہ رہی ہے۔

کم حال ابرہ کا بھی نہیں تھا۔وہ بھی گنگ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

آ۔۔۔آپ نے اسے کہا ہے یہ سب کہنے کو"اسکی آواز صدمے سے بھرپور تھی۔"

"نہیں میں"

کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ یہ سب کرکے"نجانے اسے کس بات کا غصہ تھا۔"

شٹ اپ نہ تو میں نے عنایہ کو ایسا کہنے کو کہا ہے نہ ہی میں کچھ ثابت کرنا چاہتا"

ہوں"غصے سے اسے جھاڑ پلا کر سہمی ہوئی عنایہ کو ہاتھ بڑھا کر اپنے پاس کیا۔جو حاشب اور ابرہ کی تکرار سے پریشان ہو گئی تھی۔

ابرہ آپکو کس نے کہا مجھے بابا کہو" حاشب نے پیار بھرے مدہم لہجے میں اس سے" پوچھا۔

مجھے پتہ ہے آپ میرے بابا ہیں" وہ اپنی بات پر زور دے کر بڑے دانشمندانہ" انداز میں بولی۔

وہ تو میں ہوں لیکن کسی نے تو کہا ہو گا نا۔۔۔۔ جلدی سے میرے کان میں" بتادو" وہ سرگوشی بھرے انداز میں بولا۔

دادو نے "اس نے بھی منہ کے قریب ہاتھ رکھ کر کہا۔"

حاشب کی طنزیہ نظر ابرہ پر اٹھی جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ نظر ملنے پر زاویہ بدلا

مگر عنایہ بابا تو صارم بابا تھے آپکو یاد ہیں نا" حاشب نے گویا اسکی تصیح کی۔"

نہیں دادو کہتی ہیں وہ ڈیڈی تھے۔ ڈیڈی ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے لیکن بابا ہمیشہ" ساتھ رہتے ہیں" عنایہ کی بات پر اب مزید حاشب کے پاس کچھ اور کہنے کی گنجائش

نہیں تھی۔ وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔ پھر ایک نظر بیڈ پر بیٹھی ابرہ پر ڈالی جو خاموش بیٹھی زمین کو گھور رہی تھی۔

بغیر تحقیق کے کوئ بات نہیں کہنی چاہئیے شاید آپ جیسے لوگوں کے لیئے ہی کہا گیا ہے "لیپ ٹاپ ایک سائیڈ پر رکھ کر عنایہ کو اپنی گود میں بٹھاتے وہ اسے طنز کرنے سے باز نہیں آیا۔

ابرہ ایک تیکھی نظر اس پر ڈال کر کمرے سے باہر چلی گئ۔

اگلے دن صبح وہ ماں سے شکوہ کیئے بنا نہ رہ سکا۔ صبح آفس جاتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل پر وہ، اسفند صاحب اور شگفتہ بیگم ہی تھیں۔ عنایہ اور ابرہ دونوں ابھی سو رہی تھیں۔

آپ نے عنایہ کو کہا تھا مجھے بابا کہنے کو "اسکی شکوہ کناں نظریں ماں پر تھیں۔ "

"ہاں تو۔۔۔"

توکیا ضروری ہے "اس نے الٹا سوال کیا۔"

ہاں بہت ضروری ہے۔ وہ ابھی بچی ہے اسے ہر مقام پر ماں اور باپ دونوں کی" ضرورت محسوس ہو گی۔ ابھی سے اسکے ذہن کو الجھانے سے بہتر نہیں کہ فی الحال اسے یہ یقین دلایا جائے کہ تم ہی اسکے باپ ہو۔ جب بڑی ہو گی تب حقیقت اسکو بتا دیں گے لیکن ابھی سے اسے ذہنی اذیت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اسے بچی سمجھ کر ٹریٹ کرو۔ اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ پتہ ہے کل مجھے کیا کہہ رہی تھی۔ کہنے لگی ممی مجھے پارک لے کر گئیں تو بہت سے بچے اپنے بابا کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ دادو میرے بابا کون ہیں۔ وہ مجھے پارک کیوں نہیں لے کر جاتے ممی اور دادا ہی کیوں لے کر جاتے ہیں۔ اب خود سوچو میں اسکی محرومی کو دوچند کرتی اور کہتی تمہارا باپ منوں مٹی تلے سو رہا ہے وہ کیسے تمہیں لے کر جائے" بات کرتے کرتے انکی آواز رندھ گئی۔

افوہ ممی نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ ایسے روئیں بس ویسے ہی پوچھا تھا۔آپ تو کہہ کر " سائیڈ پر ہو گئیں اسکی اماں سے مجھے ڈانٹ پڑ گئی" اپنے لہجے کو شرارتی بناتے اس نے ماں کو دکھ سے نکالنے کی کوشش کی۔

ڈائننگ ہال کی جانب آتی ابرہ یہ سب گفتگو سن کر دروازے پر ہی کھڑی ہو گئی۔

کوئی بات نہیں بیوی کی پہلی پہلی ڈانٹ ہے انجوائے کرو" اسفند صاحب کی بات پر " وہ بس ایک لمحے کو انہیں دیکھ کر رہ گیا۔ شگفتہ اور اسفند صاحب دونوں مسکرا رہے تھے۔

اسے لفظ بیوی بہت عجیب لگا۔

ابرہ بھی خاموشی سے پلٹ گئی۔ نجانے دونوں کے دل میں کیا تھا۔

تمہیں ذرا بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہے "وہ جو آفس سے آنے کے بعد لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا مزے سے ایٹ بال پول کھیلنے میں مصروف تھا شگفتہ کی بات سن کر نا چاہتے ہوئے بھی اپنی گیم بند کر کے انکی جانب متوجہ ہونا پڑا۔

اب مجھ غریب نے کیا کر دیا ہے "سرد آہ بھر کر وہ سیدھا بیٹھا۔بے چاری سی صورت بنا کر پاس بیٹھی ماں کو دیکھا۔

دو جانیں اب تم سے منسوب ہیں۔انکے کپڑے لتے کی کوئی ذمہ داری تم پر ہے کہ نہیں "ماں کی بات پر اسے احساس ہوا کہ شادی کو دو ماہ بیت گۓ تھے مگر اس نے ابرہ کو کبھی خرچہ نہیں دیا تھا۔

آئم سوری ممی، مجھے خیال نہیں رہا۔میں آپکو پیسے دے دیتا ہوں آپ ابرہ کو دے دینا "حاشب کی بات پر ان کی تیوری چڑھ گئ۔

وہ میری بیوی ہے ؟" درشت لہجے میں کیئیے جانے والے سوال پر وہ بمشکل اپنی ہنسی روک پایا۔

تمہاری بیوی ہے نا۔ماں بیٹی ابھی نیچے آتی ہیں تو تم دونوں کو بازار لے کر جاؤ اور انکی مرضی کی چیز انہیں دلاؤ اور پھر تم خود ابرہ کو پیسے دو۔اب کیا اتنے بچے ہو تم حاشب کہ مجھے ہر چیز تمہیں ڈکٹیٹ کرنی پڑے۔ذرا سی عقل نہیں ہے وہ اچھا خاصا اس پر برسیں۔

ممی پلیز اب یہ بازاروں والا سین نہ کریں۔آپ خود جائیں۔مجھے ویسے بھی نہ خواتین کی شاپنگ کا پتہ ہے نہ بچوں کی" اسکا جواب سیڑھیاں اترتی ابرہ کے کانوں تک بآسانی گیا تھا۔اس نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ عنایہ کے کپڑے چینج کروانے اوپر لے کر گئی تھی جس نے اپنی فراک پر جوس گرا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہی بات تھی یہی طعنے تھے جن کے باعث وہ یہ شادی کرنے کے حق میں نہیں تھی۔

خاموشی سے باقی کی سیڑھیاں اترنے لگی۔

"بکواس نہیں کرو۔ وہ آرہی ہے خاموشی سے اسے لے کر جاؤ" ابرہ کو نیچے آتا دیکھ کر وہ اب کوئی آئیں بائیں شائیں کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ لہذا غصے سے بس تلملا کر رہ گیا۔

"ابرہ بیٹا خود بھی تیار ہو جاؤ یہ حاشب تم دونوں کو بازار لے جائے گا عنایہ اور اپنے لئیے کوئی کپڑے وغیرہ دیکھ لینا" انہوں نے پاس آتی عنایہ کو دیکھ کر پیار سے کہا۔

"ممی اتنی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے ہم دونوں کے پاس کافی کپڑے ہیں" وہ دھیمے لہجے میں انہیں منع کرنے لگی۔

بس کوئی ادھر ادھر کی بات نہ سنوں۔۔۔جاؤ شاباش۔ میری شہزادی کو میرے" پاس چھوڑ دو۔ تم جا کر تیار ہو جاؤ" انہوں نے اسے ٹوکا۔

وہ انکی عزت بہت کرتی تھی لہذا کبھی ان سے بحث نہیں کی تھی۔ایک بے بس نگاہ ان پر ڈال کر خاموشی سے واپس مڑ گئی۔حاشب اس تمام عرصے میں اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ بڑی سی چادر لے کر آئی۔سوٹ وہی پہن رکھا تھا۔حاشب بھی خاموشی سے اٹھ گیا۔

گاڑی میں عنایہ ہی چہک رہی تھی۔وہ دونوں تو مجبوری مین بندھے دنیاد کھاوا کر رہے تھے۔مارکیٹ پہنچ کر بھی ابرہ تمام وقت عنایہ کی چیزیں خریدتی رہی۔ حاشب یہ سب خاموشی سے دیکھتا رہا۔جس وقت وہ شاپنگ کے بعد عنایہ کو پلے لینڈ لے کر جارہے تھے تب بالآخر حاشب کو ابرہ کو ٹوکنا پڑا۔

آپ نے اپنے لئیے کچھ نہیں لیا۔وجہ جان سکتا ہوں" سرد لہجے پر ابرہ نے شام سے اب تک پہلی نظر گاڑی چلاتے حاشب پر ڈالی۔

میں اپنا بیگ لے کر نہیں آئ تھی اس لئیے" نظریں واپس سامنے ونڈ اسکرین کی جانب موڑتے وہ سادہ لہجے میں بولی۔

مگر اس کا سادہ لہجہ حاشب کا میٹر شارٹ کرنے کے لئیے بہت تھا۔اس نے ایک بے یقین نظر ابرہ پر ڈالی۔

میں نے آپکو کب کہا کہ میرے پاس پیسے کم پڑ گۓ ہیں۔آپ جو چاہیں لے لیں میرے پاس کارڈز ہیں" حاشب سمجھنے سے قاصر تھا کہ ابرہ نے ایسا کیوں کہا۔

ہاں مگر مین آپکے پیسوں پر شاپنگ نہیں کرنا چاہتی۔عنایہ کا آپ سے بہت اہم" رشتہ ہے اس پر آپ نے پیسے خرچ کئیے مجھے کوئ اعتراض نہیں مگر میں آپکے پیسے

خود پر خرچ نہیں کر سکتی "اسکے جواب پر حاشب کو گاڑی چلانا مصیبت ہو گیا۔ سائیڈ پر گاڑی روک کر اب کی بار اس نے اپنا پورے کا پورا رخ اسکی جانب کیا۔

آر یو کیڈ نگ می۔ حرام کی کمائی نہیں ہے میری۔ اور اگر عنایہ کے ساتھ رشتہ " ہے تو کیا آپ کے ساتھ نہیں ہے۔ کیسی بچگانہ بات ہے۔ یہ جس گاڑی میں آپ بیٹھی ہیں یہ بھی میرے پیسوں کی ہے۔ اس میں پٹرول بھی میرے پیسوں کا ڈلا ہوا ہے۔ اور بتائیں کیا کیا گنواؤں "غصے میں وہ بولتا چلا گیا۔ عنایہ بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی مگر جس پر اثر ہونا چاہئیے تھا وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔

یہ سچ تھا کہ اکٹھے بزنس کرنے کے باوجود اسفند صاحب ابھی تک اپنے بیٹوں کی گاڑی اور پٹرول کا خرچا خود اٹھاتے تھے۔ "اس گاڑی کے سب اخراجات ڈیڈی آپکو دیتے ہیں "اسکی ایک اور توجیہہ پر حاشب کا دل کیا اپنا سر پھاڑ لے۔

www.novelsclubb.com

آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے نہ تو آپ میری دشمن ہیں اور نہ ہی میں۔۔۔اوور ریکٹ کیوں کر رہی ہیں۔ میں مانتا ہوں ہماری شادی کی وجوہات عجیب سی ہیں لیکن کیا ضروری ہے ہم ابنارملی ری ایکٹ کریں۔ ہم دونوں کو وقت چاہیئے مگر ہم اس وقت کو بہتر انداز میں گزار سکتے ہیں۔پلیز ابرہ ہماری یہ باتیں عنایہ کے لئیے نقصان دہ ہوں گی" پہلی مرتبہ حاشب نے اسکے اور اپنے رشتے کو لے کر کوئ بات اتنی تفصیل سے کہی تھی۔

مجھے اس بارے میں کوئ بات نہیں کرنی۔اگر عنایہ کو پلے لینڈ لے کر جانا ہے تو" ٹھیک ہے نہیں تو گھر چلیں میں بہت تھک گئ ہوں" چہرہ دوسری جانب موڑے سپاٹ لہجے میں وہ اس وقت حاشب کو بے حد ضدی اور اکھڑ لگی۔ وہ ایسی تو نہیں تھی۔ وہ تو بڑی نرم خو تھی۔ یہ کیسے انداز وہ اسے دکھانے لگ گئ تھی۔ وہ حیران تھا۔

www.novelsclubb.com

خاموشی سے گاڑی پلے لینڈ کی جانب موڑی مگر زیادہ دیر پھر وہ وہاں نہیں رکے۔ عنایہ بھی تھک چکی تھی اور ان دونوں کے درمیان کشیدگی کو وہ محسوس کر رہی تھی۔ بچے جتنے بھی چھوٹے ہوں وہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے رویوں کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور پھر وہ تو تھی بھی بچی۔ بچوں کی نسبت بچیاں چھوٹی عمر سے ہی ماں باپ کے بد صورت رویوں کو سمجھنے لگ جاتی ہیں۔

اور پھر ابرہ کی اس بیزاری کا سلسلہ رکا نہیں وقتاً فوقتاً چلتا رہا۔

یہ سب اسی لئیے ہے کہ تم ابھی تک اسکی حیثیت کو تسلیم نہیں کر رہے" حاشب اب ابرہ کی اس اگنورنس پولیسی سے اکتاہٹ کا شکار ہونے لگا تھا۔ وہ اس سے بہت زیادہ دوستانہ تو نہیں ہاں مگر بہت روڈ بھی کبھی نہیں رہا تھا۔ ٹھیک ہے کہ وہ اس سے

بہت زیادہ اب بھی نہیں بولتا تھا مگر عنایہ ان دونوں کے رویوں سے متاثر ہونے لگی تھی۔

حاشب ان سب باتوں کو نوٹ کر رہا تھا مگر ابرہ کوئی ایسا موقع ہی نہیں آنے دیتی تھی کہ وہ اس سے بات کرے۔اس دن کے بعد سے وہ اب اسکے ساتھ باہر نکلنے سے پوری طرح اجتناب برت رہی تھی۔

ثانیہ کا بہت دنوں بعد فون آیا اور حاشب خود کو اپنے اور ابرہ کے تعلقات بتانے سے روک نہ سکا۔

ثانیہ نے اسے ہی موردالزام ٹھہرایا۔

"تم خود سوچو وہ کوئی موقع ہی نہیں آنے دے رہی کہ میں نارملی اس سے بی ہیو کروں۔ابھی کل کی بات ہے میں کل جلدی گھر آگیا تو پتہ چلا کہ میڈم عنایہ کو مونٹیسوری کے ایڈمیشن کے لئیے ممی کے ساتھ لے کر گئی ہوئی ہیں۔نہ مجھ سے

اس نے ذکر کرنا مناسب سمجھا اور نہ ہی مجھ سے اجازت لی۔ ممی بھی اسکی یاسیت کی وجہ سے اسے ٹوکتی نہیں مگر اسکا مطلب ہے وہ جو مرضی کرے۔

اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ تو بڑی معصومیت سے بولی۔ ممی اور ڈیڈی گھر کے بڑے ہیں میں ان سے پوچھ کر عنایہ کو لے کر گئی تھی۔

یعنی میں تو کاکا ہوں گھر کا جس سے پوچھنا گوارا نہیں" حاشب رات کے اس پہر لان میں ٹہلتا ہوا اپنے دل کی کھولن ثانیہ کے ساتھ شئیر کر رہا تھا۔

جو اسکی باتوں پر ہنسے جا رہی تھی۔

ڈئیر از نتھنگ ٹو لاف اباؤٹ" وہ چڑ چڑے لہجے میں بولا۔"

کیا کروں کتنی کیوٹ لڑائیاں ہیں تم دونوں کی اور پتہ ہے کبھی کبھی ایسی لڑائیوں کا" اینڈ شدید ترین محبت کی صورت نکلتا ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

اوہ پلیز۔ کہیں ہو ہی نہ جائے محبت وہ بھی اس نک چڑی ابرہ سے۔۔۔اف صارم" نے کیسے برداشت کیا اسے چار سال۔ یار تب یہ ایسی نہیں تھی۔۔اتنے اچھے اخلاق کی تھی۔"

تب اس کو چاہنے والا، اس کے ناز اٹھانے والا کوئی ہر لمحہ اسکے آس پاس تھا۔اب" وہ کس کے ساتھ ہنس کر بولے۔ تم خود سوچو کس دن تم نے اسکے پاس بیٹھ کر اسکے زخموں پر مرہم رکھی ہے۔حاشب کچھ رشتوں میں لوگ آپکو اپنے نزدیک آنے کا موقع نہیں دیتے آپکو وہ موقع خود نکالنا پڑتا ہے۔ تم زبردستی اسے اپنی جانب آنے پر مائل مت کرو تم ایک اچھے دوست کی طرح زبردستی اسکے غم تو بانٹ سکتے ہو۔ تمہیں صرف اس بات کا ڈر ہے کہ شاپنگ والے واقع کی طرح وہ تمہاری اس دوستی کو بھی ریجیکٹ کر دے گی۔ایک بار کرے گی دو بار کرے گی آخر تیسری بار وہ تمہارا سہارا ڈھونڈے گی۔ایک بار زبردستی اس کا دکھ تو بانٹ کر دیکھو۔

www.novelsclubb.com

حاشب جو لوگ آپ کی تکلیف کو بھانپ کر خود دس قدم بڑھا کر آپکی جانب آتے ہیں۔زبردستی آپکے آنسو پونچھتے ہیں ان سے ایک عجیب سا محبت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔جو پھر کبھی نہ تو ایسے غمگسار کو بھولنے دیتا ہے اور نہ ہی کبھی دل سے انہیں نکلنے دیتا ہے۔پہلے اس بات کا تعین کرو کہ کیا تم اسکی تکلیف باٹنے کے لئیے مخلص ہو یا پھر سب کے پریشرائز کرنے پر یہ فیصلہ لے لیا تھا اور اب پچھتا رہے ہو۔"ثانیہ نے بہت کڑا سوال کیا تھا۔

"آف کورس یار۔اسے اب اس قدر سنجیدہ صورت بنائے دیکھ کر اسکا وہ ہنستا مسکراتا چہرہ سامنے آتا ہے جو صارم کی موجودگی میں تھا۔میں اس کو زندگی کی جانب لانا چاہتا ہوں۔اس قدر ویرانی اسکے چہرے اور آنکھوں سے ٹپکتی ہے کہ میں خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔اس کی عمر اتنی تکلیف برداشت کرنے کی نہیں ہے۔نجانے کیا کیا سوچتی رہتی ہے وہ۔اکثر شام کی چائے ہم پینے لگیں تو اسکا کپ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کھانا کھاتے جب تک مام نہ ٹوکیں وہ بس پلیٹ میں یا تو چمچ ہلائے جاتی ہے یا پھر نوالا

www.novelsclubb.com

گھمائے جاتی ہے۔ میں اسے زندگی کی جانب لانا چاہتا ہوں مجھے ڈر ہے ڈپریشن کا شکار نہ ہو جائے۔ جو لوگ اپنے دل کا حال کسی کو نہیں بتاتے وہ پھر آہستہ آہستہ ڈپریشن میں جا کر کبھی کبھی ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں انہیں زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بے شک عنایہ کا ساتھ اسکے لیئے تسلی بخش ہے مگر وہ اس سے اپنے محسوسات تو شئیر نہیں کر سکتی نا۔ اور عنایہ اب اسکی بے توجہی کو سمجھنے لگ گئ ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا کروں" وہ ٹھنڈی آہ بھر کر وہ سب کہہ گیا جس پر وہ خود بھی حیران تھا کہ اس نے کب ابرہ کا اتنی باریک بینی سے مشاہدہ کیا تھا۔

شکر مجھے اتنی تو تسلی ہوئی کہ تم اس سے کوئی دشمنی باندھے ہوئے نہیں ہو" ثانیہ" شرارتی انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں یار وہ بہت بے ضرر ہے۔۔۔"

پھر بھی تمہیں غصہ دلا دیتی ہے" ثانیہ نے ایک بار شرارت بھرے لہجے میں" کہا۔

ہاں "وہ ہنس پڑا۔"

تمہیں یاد ہے کل صارم کا برتھ ڈے ہے "ثانیہ نے اسے یاد دلایا۔"

ہاں کیسے بھول سکتا ہوں "وہ سرد آہ بھر کر اداس لہجے میں بولا۔"

کل کا موقع بہترین ہے تم اسے کہیں پارک لے جاؤ۔ یا کہیں بھی اور پھر صارم کی باتیں کرو۔ مجھے یقین ہے وہ آہستہ آہستہ اپنے دل کا غبار نکالنا شروع ہو جائے گی۔ اسے یہ یقین دلاؤ تم اسکے اچھے دوست ہو۔ جسے صارم اور اسکے سابقہ رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے وہ ضرور تم میں ایک غمگسار ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس رشتے کو نارمل انداز سے شروع کر لے گی۔ "ثانیہ کی بات نے اس پر سوچ کے نئے در وا کیئے۔

www.novelsclubb.com

صبح ہوتے ہی حاشب نے ابرہ کا متورم چہرہ دیکھ کر شام میں ثانیہ کے دیئیے گ ئے مشورے پر عمل کرنے کا سوچا۔

شام میں وہ اپنے مقررہ وقت سے کچھ دیر پہلے ہی گھر آگیا۔

جب تک وہ کپڑے چینج کر کے لاؤنج میں آیا تب تک اسے ابرہ کہیں نظر نہیں آئی۔

شگفتہ اور عنایہ تو لاؤنج میں موجود تھیں مگر ابرہ نہیں تھی۔

وہ خاموشی سے عنایہ کے پاس رکھے کشن پر بیٹھ گیا۔عنایہ ٹیبل پر کلر نگ بک رکھے اس میں رنگ بھرنے میں مصروف تھی۔

شگفتہ اسکے لیئے جوس کا گلاس تھامے تھوڑی دیر بعد کچن سے بر آمد ہوئیں۔

اس نے اچھنبے سے ماں کو جوس کا گلاس لاتے دیکھا جبکہ یہ کام ہمیشہ ابرہ کرتی تھی۔

ابرہ کہاں ہیں؟"آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔"

شگفتہ کو حاشب کے سوال پر بہت خوشگوار سی حیرت ہوئ۔

خیریت ہے آج؟"ان کے مبہم سے سوال میں چھپا مقصد وہ سمجھ گیا تھا۔"

ظاہر ہے اس کی جگہ آپ یہ کام کریں گی تو مجھے تعجب تو ہو گا۔"اپنی طرف سے اس نے بات بنائ۔

اوپر چھت پر ہے۔ تم کہیں جا رہے ہو کیا؟"ابرہ کا بتاتے۔ حاشب کو جینز اور ڈارک بلوٹی شرٹ میں دیکھ کر وہ پوچھے بنا نہ رہ سکیں۔ عموماً گھر آ کر وہ اس وقت ٹراؤزر ٹی شرٹ میں ہوتا تھا۔

جی آپکی بہو کو کہیں لے کر جانا ہے۔ عنایہ گھر پر ہی ہے۔"انہیں حیرت میں مبتلا کر کے گلاس رکھتا وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے لمبے چوڑے خوبرو بیٹے کو حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سمیت دیکھتے انہوں نے دونوں کی ابدی خوشیوں کی دعا مانگی۔

اسلام علیکم "وہ جو کب سے کھلے آسماں میں موجود پرندوں کی چہل پہل دیکھنے میں مگن تھی اپنے پیچھے سے آنے والی حاشب کی آواز پر چونک گئ۔

وعلیکم سلام "بغیر اسکی جانب مڑے جواب دیا۔"

حاشب آہستہ قدموں سے چلتا گرل کے پاس ابرہ سے چند قدموں کے فاصلے پر رکا۔

گرل سے ٹیک لگائے شام کی پھیلی زرد کرنوں میں ابرہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھا۔جو مرجھایا ہوا تھا۔نجانے صبح سے کتنی بار رو چکی تھی۔آنکھیں سوجی ہوئ تھیں۔سیاہ اور سفید رنگ کے کپڑوں میں دوپٹہ کاندھوں پر لیئے ادھ کھلے بالوں میں اسکی سنہری رنگت دمک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حاشب کے دل کو کچھ ہوا۔یکدم سے اس کے چہرے سے نظریں ہٹائیں۔

چلیں باہر چلتے ہیں" وہ دوستانہ انداز میں اس سے مخاطب ہوا۔ سیدھا ہوتے جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے وہ ابرہ کو حیران کر گیا۔

کچھ دیر اسکی جانب دیکھ کر اس نے نظر پھیر لی۔

مجھے کہیں نہیں جانا" صاف جواب پر حاشب کو غصہ تو آیا مگر ثانیہ کی باتیں یاد کر کے وہ ضبط کر گیا۔

مجھے آپکو کچھ دکھانا ہے کچھ سنانا ہے" وہ ہر قیمت پر اسے لے جانا چاہتا تھا۔"

مگر میں کہہ چکی ہوں کہ مجھے نہیں جانا۔ پلیز لیو می الون" وہ ہاتھ اٹھا کر لمحہ بھر کو آنکھیں بند کر کے اپنے اشتعال کو قابو کر کے بولی۔

کیا صارم کا واسطہ دینے پر بھی نہیں مانیں گی" حاشب نے یہ کیا کہہ دیا تھا۔"

اسے لگا اب وہ اپنے پیروں پر کھڑی نہیں رہ سکے گی۔ پھر بھی خود کو مضبوط دکھانے کے لیئے وہ کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

مگر کچھ دیر وہ کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر پائی۔ نظریں جھکائے اپنے آنسوؤں کو دھکیلنے کی کوشش کرتی رہی۔

پھر یکدم شکوہ کناں نظریں اٹھا کر حاشب کو دیکھا

آج تو آپ نے یہ کہہ دیا ہے آئندہ مت کہیئے گا" بمشکل چند الفاظ ادا کیئے۔"

حاشب کو یقین تھا آج کے بعد واقعی ایسا کہنے کی اسے ضرورت نہیں پڑے گی۔

چلیں "سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے وہ بولی۔"

حاشب نے اسکی پیروی کی۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے۔ حاشب نے گاڑی کا رخ نزدیکی پارک کی جانب کیا۔ گاڑی پارک کے سامنے روکی۔

یہاں "گھر سے یہاں تک آتے ابرہ پہلی مرتبہ بولی۔"

www.novelsclubb.com

ہاں آئیں کچھ دکھانا ہے آپکو" حاشب ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر لئے اس سے "

مخاطب ہوا۔

ابرہ خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آگئ۔

حاشب اسے لئیے ایک ٹریک کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دور چلنے کے بعد ایک بینچ کی جانب اشارہ کیا جس کے سامنے کچھ لڑکے کرکٹ

کھیل رہے تھے۔

بینچ پر بیٹھ کر وہ الفاظ کو ترتیب دینے لگا۔

جبکہ ابرہ ابھی تک کشمکش میں مبتلا تھی کہ وہ اسے یہاں کیا دکھانے لایا ہے۔

www.novelsclubb.com

میں اور صارم جب ٹین ایج میں پہنچے تب ڈیڈی ہمیں اس پارک میں لاتے تھے "

اور ہم بالکل ایسے ہی ان لڑکوں کی طرح یہاں کرکٹ کھیلتے تھے۔ ہر بار میرے

ہارنے پر صارم اس بائیں جانب بنے درخت پر ونر لکھ کر اپنے نام کا پہلا حرف لکھتا

تھااور میرے نام کے پہلے حرف کے ساتھ لوزر لکھتا تھا۔اور میں گھر پہنچنے تک اس سے خفا رہتا تھا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پڑھائی پھر بزنس میں ایسے مصروف ہوئے کہ یہاں آکر کرکٹ کھیلنا ہی ختم ہو گیا۔

ہم جب لاسٹ ٹائم یہاں آئے تھے تب ہم نے عہد کیا تھا کہ اپنے بچوں کو بھی یہاں اسی طرح لایا کریں گے جیسے ڈیڈی ہمیں کھیلنے کے لئیے لاتے ہیں۔ مگر وقت۔۔۔۔" حاشب نے اپنی بات روک کر ایک نظر آنسو بہاتی ابرہ کی جانب دیکھا۔اپنا جگہ سے کھسک کر وہ اسکے قریب آیا۔

"ابرہ وہ ہم سب کے لئیے بہت اہم تھا۔ڈیڈی اور ممی نے اپنا ایک بیٹا کھویا میں نے اپنا دوستوں جیسا بھائی۔ ہم سب کا نقصان ہوا ہے۔ مگر ہم نے زندگی گزارنا نہیں چھوڑی۔ سب کچھ چلتا رہتا ہے زندگی بھی سانسیں بھی اور دنیا کے سبھی کام۔ پیچھے رہ جانے والوں کا امتحان سب سے کڑا ہوتا ہے کیونکہ انہیں اس بچھڑنے والے شخص کی یادوں کے ساتھ ساتھ خود پر خوش رہنے کا ایک خول چڑھا کر زندگی

www.novelsclubb.com

گزارنی ہوتی ہے۔یہ دنیا کا دستور ہے۔اور ہم اس دنیا کا حصہ۔میں کبھی آپکو یہ نہیں کہوں گا کہ صارم کو یاد کرنا چھوڑ دیں۔لیکن عنایہ کے لیئے جو آپ کے پاس صارم کی سب سے بہترین نشانی ہے،خود کو کچھ اور مضبوط کر لیں۔اس یاسیت سے باہر آنے کی کوشش کریں۔پتہ ہے کچھ دن پہلے عنایہ سیڈ سمائلی بنا رہی تھی۔اسکی کاپی کا ایک پورا پیج سیڈ سمائلز سے بھرا پڑا تھا۔پھر مجھے کہنے لگی" بابا اسکا نام سمائلی نہیں سیڈی ہونا چاہیئے۔"میں نے تعجب سے پوچھا"کیوں۔۔" کہنے لگی۔

یہ تو سیڈ ہے سمائل تو نہیں کر رہا جیسے ممی کبھی سمائل نہیں کرتیں۔"میں اسکی" بات سن کر نہ صرف چونکا بلکہ ششدر رہ گیا۔اب وہ آپکے موڈز کو سمجھنے لگ گئ ہے۔اگر اس تعلق کو شروع کرنے کا مقصد اسے نارمل زندگی دینا تھا تو معذرت کے ساتھ آپ اسے نارمل نہیں ہونے دے رہی ہو۔میں یہ نہیں کہتا آپ سب بھول جاؤ مگر عنایہ کے لیئے خود کو تھوڑا سا بدل لو۔مجھ سے صارم کی باتیں شئیر

www.novelsclubb.com

کرو۔ آپکے دل میں جو ہے۔ میں ہر لمحہ آپکو سننے کو تیار ہوں۔ آزما کر دیکھو" اسکا ہاتھ تھامے اسکی آنسوؤں سے بھیگی آنکھوں اور تر چہرے کو وہ دکھ سے دیکھ رہا تھا۔

مجھ۔۔۔ مجھے لگتا ہے میری زندگی بس یہیں رک گئی ہے۔ ایسے جیسے اب کوئی اپنا" ہے ہی نہیں۔ میں کوشش کرتی ہوں مگر میں اس سب سے باہر نہیں آ پا رہی مجھے صارم بھولتے ہی نہیں میں کیا کروں۔ انکے ساتھ بیتا ہر لمحہ۔۔۔ ہر پل بس یاد آئے جاتا ہے۔ مجھے لگتا ہے میں ساری زندگی بس انہی چار سالوں میں جی گئی ہوں۔ اب کچھ ہے ہی نہیں کچھ بچا ہی نہیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنے سب زخم حاشب کو دکھا رہی تھی۔

حاشب نے لب بھینچ کر روتی ہوئی ابرہ کو بازو کے حلقے میں لے کر اپنے کندھے کے ساتھ لگا لیا۔

ہم کچھ عرصے کے لئیے باہر چلیں" حاشب نے جیسے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔"

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا اس گھر سے۔۔ کبھی بھی نہیں اور کہیں بھی نہیں "وہ" مسلسل سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

اوکے اوکے۔۔۔ "اسکا بازو سہلاتے وہ اسے شانت کرنے لگا۔"

کچھ دیر وہ یونہی حاشب کے ساتھ لگی خود کو سنبھالتی رہی۔اور پھر سنبھلتے ہی اپنی ہی حرکت پر شرمسار ہوئی۔وہ کیسے حاشب کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی۔

جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔حاشب نے بھی آہستہ سے اسکے گرد لپٹے اپنے بازو ہٹائے۔

اسے لگا وہ ابرہ کی ایک ایک جنبش سے اسے سمجھنے لگا ہے۔وہ خود بھی اپنی بدلتی کیفیت پر حیران تھا۔وہ کیسے بن کہے اسے سمجھنے لگا تھا وہ خود انجان تھا۔

میں وہ درخت دیکھ لوں "خفت زدہ چہرے کے لیئے نظریں چرائے اس نے حاشب" سے اجازت لی۔

www.novelsclubb.com

آئیں "اس کے اٹھنے سے پہلے وہ اٹھ کر اسکا ہاتھ تھامے اس درخت کے پاس لے " آیا۔

وہ درخت ونر اور لوزر کے الفاظ سے بھرا پڑا تھا۔حاشب درخت کے قریب آتے ہی اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔

وہ محبت سے ان الفاظ پر ہاتھ پھیرتے پھر سے آنسو بہانے لگی۔

حاشب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور ابرہ نہیں جانتی تھی حاشب کے اس انداز میں کون سا احساس چھپا تھا جو اسے بار بار اسکے سامنے بکھرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔حاشب نے ہولے سے اسے اپنے ساتھ لگایا اور اب کی بار ابرہ نے اس کو اپنا غمگسار مانتے اپنے سارے آنسو بہا ڈالے۔حاشب نے اسکے آنسو صاف کیئے اس کا ہاتھ تھامے وہ پارک سے باہر نکل آئے۔گاڑی میں بیٹھنے تک ابرہ کو یوں لگا وہ صارم کے مرنے کے بعد آج ہلکی پھلکی ہوئی ہے۔اپنا سب دکھ درد کسی بہت اپنے

کو سنا کر لگتا ہے تکلیف واقعی کم ہو گئ ہے۔ایسا ہی ابرہ کو محسوس ہو رہا تھا۔اس نے ایک نظر گاڑی چلاتے حاشب پر ڈالی۔

کچھ دن پہلے جس شخص سے وہ سب زیادہ بیزار تھی آج وہ یکدم سب سے زیادہ اپنا لگنے لگا تھا۔اس کے سامنے روتے اسے شرمندگی نہیں ہوئ تھی۔اس سے اپنے احساسات شئیر کرتے اسے ہچکچاہٹ نہیں ہوئ تھی۔

ایسا کیوں تھا۔ابھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

ان کے درمیان ایک دوستانہ تعلق قائم ہو چکا تھا۔جس پر سب سے زیادہ پر سکون شگفتہ اور اسفند صاحب تھے۔ابرہ کی ایک بہن اور تھی وہ بھی شادی شدہ تھی۔ماں باپ بیٹی کے لئیے بہت فکر مند تھے اسکی حالت ان سے چھپی ہوئ نہیں تھی۔مگر جب سے اس نے حاشب سے دل کا کہا تھا۔ہر کسی نے اسکے رویے میں واضح فرق

محسوس کیا تھا۔ایک خوشگوار سی تبدیلی اس میں آئ تھی۔وہ مسکراہٹ جو کہیں معدوم ہو گئ تھی پھر سے اسکے ہونٹوں کا حصہ بن گئ تھی۔

رمضان کی آمد آمد تھی۔شگفتہ بیگم کی عادت تھی وہ رمضان آنے سے ہفتہ پہلے گھر کی صفائیاں کروالیتی تھیں۔تاکہ باقی کے ہفتے میں کھانے پینے کا سامان پورا ہو۔ جو کچھ بنا کر فریز کرنا ہے وہ کر لیا جائے تاکہ ان دنوں کوئ تھکاوٹ والا کام کرنے کو نہ ہو۔اور رمضان بھی سخت گرمی میں آرہے تھے۔

اتوار والے دن ابرہ صبح سے اٹھ کر کام والی کے ساتھ صفائیاں کروانے میں مصروف تھی۔

سیڑھی پر کھڑی پردے اتارنے میں مگن تھی۔اس کا اپنا حلیہ ماسیوں سے کم نہیں لگ رہا تھا۔کھلے سے بلو ٹراؤزر پر گرین شرٹ اور بلیک دوپٹہ لئیے بالوں کا اونچا سا جوڑا بنائے وہ لاؤنج میں داخل ہوتے حاشب کو بہت ہی کیوٹ لگی۔بازو سینے پر باندھے وہ کچھ دیر لاؤنج کی دیوار سے کندھا لگائے اسے اپنے کام میں مگن دیکھتا رہا۔

کچھ دنوں سے اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ثانیہ کی بات درست ہو۔ہاں واقعی ان کی قسمت تو اللہ نے جوڑ دی تھی اور آہستہ آہتسہ محبت بھی وہ بیدار کر رہا تھا۔یہ رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے نا چاہتے بھی وہ آپ کو اس انداز سے ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے کہ وہ لوگ جن کے بارے میں آپ سوچ بھی نہ سکتے ہوں کہ ان سے کبھی محبت جیسا رشتہ بندھے گا نکاح کا یہ رشتہ خود بخود ایسے لوگوں کے لئیے دل میں پیار جگا ہی دیتا ہے۔

آہستہ روی سے چلتا وہ سیڑھی کے پاس آیا۔

لاؤ میں کر دوں" وہ جو اپنے دھیان میں پردے کو اتارنے میں مگن تھی یکدم" اپنے قریب سے حاشب کی آواز آنے پر ڈر کر اپنا توازن کھو بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر نیچے گرتی۔حاشب نے تیزی سے اس کے بازو پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے اسے سہارا دیا۔

اف۔۔ڈرا دیا آپ نے تو" دل پر ہاتھ رکھے حاشب کا ہاتھ تھامے سیڑھیوں سے" اتری۔

کس نے کہا تھا رات میں اسسپنس مووی دیکھیں۔۔اسی کا نتیجہ ہے میرے" خیال میں۔"رات میں وہ، حاشب اور عنایہ بیٹھے اسسپنس مووی دیکھ رہے تھے۔اسی کی وجہ سے نہ اسے رات میں نیند صحیح سے آئی اور اب اکیلے لاؤنج میں کام کرتے ڈر بھی لگ رہا تھا۔شگفتہ کام والی کے ساتھ چھت پر کپڑے دھلوانے گئی ہوئیں تھیں۔اسفند صاحب باہر گئے ہوئے تھے۔عنایہ اور حاشب سو رہے تھے۔

مگر اب اچانک سے حاشب کی آواز پر وہ بری طرح ڈری تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے کیا پتہ تھا اتنی خوفناک ہو گی۔اور آپ بھی تو اتنی خاموشی سے آئے ہیں۔۔"""
وہ خفا نظروں سے اب تک حاشب کو دیکھ رہی تھی۔

جو سینے پر ہاتھ باندھے ہنستے ہوئے اسکی اڑی رنگت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

تو میں کیا طبل بجاتا لاؤنج میں آتا۔ سو چا دیکھیں میڈم کتنی بہادر ہیں اسی لیئے " دبے پاؤں آیا۔ مگر افسوس بہت ہی ڈرپوک نکلیں۔"اس نے افسوس سے سر ہلایا۔

اب آپکی سزا ہے کہ باقی کے پردے آپ اتاریں گے اور مین ناشتہ بناؤں گی"""
مزے سے اسے سزا سناتے وہ مڑ کر جانے لگی کہ اس کا دایاں بازو پھر سے حاشب کے ہاتھ کی گرفت میں آگیا۔

یہ کیا مذاق ہے یار پلیز میں ابھی شاور لے کر آیا ہوں۔ آپ اپنا ماسیوں والا کام " جاری رکھیں میں خود ناشتہ بنالوں گا۔"اسے وہیں روکتے وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

مجھے ماسی کہا" وہ غصے سے پیچ وتاب کھاتے بولی۔ "

توکیا کہوں حلیہ دیکھیں اپنا۔۔اس وقت شریفاں بھی آپ سے بہتر لگ رہی ہو گی "مڑ کر اسے دیکھتے مزید چڑایا۔

اس کا منہ غم کی زیادتی سے کھل گیا۔ پھر منہ بسور کر باقی کا کام جلدی جلدی سمیٹنے لگی۔

کچھ لیں گی میم "حاشب اسے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے دیکھ کر بولا۔"

کچھ بھی دے دیں "وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔"

حاشب نے سلائس پر مارجرین لگا کر اسکی جانب بڑھایا۔ساتھ ہی جوس کا گلاس بنا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

آج بابا ممی بن گئے ہیں اور ممی بابا "عنایہ ان دونوں کو دیکھ کر چہک کر بولی۔"

دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔اسی لمحے حاشب نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ابرہ کے گال کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

وہ یکدم چونکی۔اسکے چہرے پہ گرا پلکوں کا بال اپنی انگلی کی پور سے ہٹایا۔

حاشب کی اس حرکت پر ابرہ کے ہاتھ میں تھما جوس کا گلاس کانپا۔ جلدی سے اسے نیچے رکھ کر وہ اپنا سرخ چہرہ جھکا گئی۔

جبکہ حاشب مزے سے عنایہ سے باتیں کرنے میں مگن تھا۔

اپنے دھڑکتے دل کو وہ بمشکل سنبھال سکی۔

کن اکھیوں سے حاشب کو دیکھا جس کے چہرے پر کوئی اور تاثر نہیں تھا۔ جلدی سے سلائس اور جوس کا گلاس ختم کرکے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

یہ کیوں ہوا تھا۔اس کا دل حاشب کے لیئے کسی اور انداز سے کیوں دھڑکنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو اب کسی اور شخص سے محبت کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ پھر حاشب کے انداز۔۔۔

اف وہ تیزی سے کچن سے باہر چلی گئی۔ وہ وہاں ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔

رات کے دو بجے یکدم حاشب کے کمرے کا دروازہ کھٹکھا۔

ابرہ نے مندی مندی آنکھوں سے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں عنایہ اور حاشب گہری نیند میں تھے۔ تیزی سے اٹھ کر اپنا تکیہ اور چادر بیڈ پر رکھی۔ شگفتہ اور اسفند نہیں جانتے تھے کہ اس کمرے میں وہ دونوں کیسے رہتے ہیں اور نہ ہی کبھی حاشب اور ابرہ نے انہیں بھنک پڑنے دی تھی۔ عنایہ بھی انجان تھی کہ ممی رات میں بیڈ پر اسکے پاس نہیں ہوتیں۔

اس نے کپڑوں کی شکن ٹھیک کر کے دروازہ کھولا۔ سامنے شگفتہ بیگم کھڑی تھیں۔

کیا ہوا ممی" وہ پریشان ہوئی۔ شگفتہ پریشان لگ رہی تھیں۔"

"بیٹا اسلام آباد سے بھائی کا فون آیا ہے میرے ماموں کی ڈیتھ ہو گئی ہے صبح ظہر کے بعد جنازہ ہے تو ہم اسی وقت نکل رہے ہیں۔ تم حاشب کو جگا دو گھر کے لاک وغیرہ چیک کر لے۔" وہ جلدی جلدی اسے بتا کر واپس مڑ گئیں۔

وہ انا اللہ پڑھتی حاشب کی جانب آئی۔ اتنے مہینوں میں کبھی اسے اٹھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ نہ ہی کبھی اس کا نام لے کر بلانے کی نوبت آئی تھی۔

کچھ سوچ کر بیڈ کے قریب آئی جہاں وہ دائیں جانب کروٹ لیئے عنایہ کے گرد اپنے بازو کا حصار کیئے لیٹا تھا۔

"سنیں" وہ تھوڑا سا جھک کر اتنی آواز میں بولی کہ عنایہ نہ جاگ جائے۔

حاشب ٹس سے مس نہ ہوا۔

جھنجھلا کر ہاتھ مروڑے۔

"کیا کروں" بے چینی عروج پر تھی۔

www.novelsclubb.com

آخر ہاتھ بڑھا کر اسکا کندھا ہولے سے ہلایا۔

مگر بے سود۔

اف توبہ کیا مردوں سے شرط باندھ کر سوتے ہیں اتنی گہری نیند۔"وہ دانت پیس کر بڑبڑائی۔پہلے اسکا بازو عنایہ کے اوپر سے ہٹایا تاکہ زور سے ہلائے تو کہیں عنایہ نہ اٹھ جائے۔

حاشب اٹھیں بھی"اب کی بار اسکے کان کے قریب منہ کر زور سے کندھا ہلایا۔"

کیا ہو گیا ہے۔۔۔"وہ یکدم ہڑبڑا کر اٹھا۔ابرہ تیزی سے پیچھے نہ ہوتی تو یقینا" دونوں کے سر زور سے ٹکراتے۔

www.novelsclubb.com

ممی کے اسلام آباد والے ماموں کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔ابھی کال آئی ہے۔ڈیڈی اور" ممی اسلام آباد کے لئیے ابھی نکل رہے ہیں۔آپ ذرا سارے گھر کے لاکس لگا لیں۔"اس نے تفصیل بتائی۔

کتنی گہری نیند ہے آپکی" وہ جو بیڈ سے اتر کر سلیپر پہن رہا تھا اسکی بات پر مسکرا کر" اسکی جانب دیکھا جو صوفے پر بیٹھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔

ابھی تک کوئ نیندیں چرانے والی جو زندگی میں نہیں آئ" اس کی شرارت بھری" آواز پر ایک ساکت نگاہ اس نے حاشب پر ڈالی جو کمرے سے باہر جا رہا تھا۔

سر جھٹک کر دماغ میں آنے والے خیالات سے جان چھڑائ۔

اور خود بھی باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

پرسوں ان شاءاللہ واپسی ہو جائے گی ہماری۔دو دن بعد روزے ہیں۔تم خود کو" زیادہ کاموں میں مت تھکانا۔اور حاشب تم کل ذرا جلدی گھر آجانا۔پریشان نہیں کرنا میری بیٹی کو" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے شگفتہ نے دونوں کو ہدایتیں دیں۔

جیسے آپکا حکم" اس نے ماں کے سامنے سر خم کیا۔"

اچھا بیٹا اللہ کی امان میں" وہ انہیں پیار کرتیں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔"

ممی پہنچ کے کال کرد یجیئے گا" دروازہ بند کرنے سے پہلے ابرہ نے انہیں تاکید کی۔"

ضرور بیٹا" وہ دونوں انکی گاڑی گیٹ سے نکلنے تک پورچ میں ہی کھڑے رہے۔"

جیسے ہی گاڑی نکلی اور چوکیدار نے دروازہ بند کیا وہ دونوں اند کی جانب بڑھے۔

ابرہ سیڑھیاں چڑھ کر کمرے میں آگئ جبکہ حاشب سب لاکس چیک کرنے لگا۔

ابھی وہ اپنا تکیہ اور چادر واپس صوفے پر رکھ رہی تھی کہ حاشب کمرے میں آیا۔

میں کوئ خونخوار شہزادہ نہیں جو آپ کو بیڈ پر لیٹنے سے کھا جاۓ گا۔" اپنی جگہ پر"

آکر لیٹتے وہ اسے لطیف ساطنز کر گیا۔

ابرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

شہزادے خونخوار نہیں ہوتے" شرارت سے کہتی اسکی تصیح کرنے لگی۔"

حاشب نے کڑی نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالی۔

اس بات پہ کتنے دانت نکلے ہیں۔ چلو آپ کو اور خوش کرنے کے لئیے خونخوار جن" کہہ لیتا ہوں۔اب خوش "لیٹتے ہوئے اس کا چہرہ نظروں کے حصار میں رکھا۔

اب کی بار وہ کھلکھلائی۔

دیٹس بیٹر " مسکراتے ہوئے لائٹ آف کرتی اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔ حاشب نے" گہری سانس بھری۔اور کروٹ لے کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ممی! بابا ابھی تک نہیں آئے "اگلے دن بجائے شام میں آنے کے رات دس بجے" تک بھی حاشب گھر نہیں آیا تھا۔

پہلے دو مرتبہ آفس کال کرنے پر ابرہ کو پتہ چلا کہ میٹنگ چل رہی ہے۔اور اب دس بج چکے تھے۔وہ اتنا غیر ذمہ دار تو نہیں تھا۔

وہ دونوں اس وقت اکیلی تھیں کام کرنے والے لڑکے اور ماسی دونوں کو وہ ان کے کوارٹر میں بھیج چکی تھی۔

چوکیدار البتہ گیٹ پر ہی موجود تھا لہذا خوفزدہ ہونے کی بات نہیں تھی۔

ممی آپ بابا کو موبائل پر کال کرلیں" عنایہ حاشب کو بری طرح مس کر رہی" تھی۔

عنایہ کی بات پر اس نے تھوک نگلا اس کے پاس تو حاشب کا نمبر ہی نہیں تھا۔نہ کبھی لینے کی اس نے ضرورت محسوس کی تھی۔

پھر خیال آیا ڈیڈی نے سب کے نمبر ز فون ڈائری میں لازمی لکھے ہوتے ہیں۔

جلدی سے نمبر نکال کر ملایا۔بیل جاتی رہی مگر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

دوبارہ آفس کے نمبر پر کیا مگر تو پتہ چلا وہ تو 9 بجے کا جا چکا ہے۔

ابرہ کی پریشانی اب عروج پر تھی۔طرح طرح کے وسوسے ستانے لگے۔

کیا ہوا امی" عنایہ بمشکل نیند بھگا رہی تھی۔"

کچھ نہیں بابا فون نہیں اٹھا رہے۔آپ سو جاؤ بیٹا۔ بابا آجائیں گے تھوڑی دیر" تک" اسے تسلی دیتے اپنا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

نہیں بابا آئیں گے پھر سوؤں گی" وہ ضدی لہجے میں بولی۔ ٹانگیں صوفے پر" رکھے سر پاس بیٹھی ابرہ کی گود میں رکھے وہ نیند سے لڑ رہی تھی۔

ابرہ کچھ دیر پہلے ہی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔ جلدی جلدی جو کچھ سمجھ آیا پڑھنا شروع ہو گئی۔ دل تھا کہ خوف میں مبتلا ہوا جا رہا تھا۔ ابھی زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا تھا جب اسی طرح صارم رات میں دیر سے آفس سے نکلا تھا اور پھر کبھی گھر واپس نہیں آسکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خوف سے آنکھیں میچ گئی۔

نہیں اللہ پلیز نہیں میں اب دوبارہ اسی تکلیف کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ مجھ سے اب یہ سہارا مت چھینیں۔پلیز اللہ" دل میں دعائیں اور منہ پر ورد جاری تھا کہ اتنی دیر میں باہر ہارن کی آواز آئی۔

وہ دونوں تیزی سے باہر کی جانب لپکیں۔پورچ میں گاڑی آتے دیکھ کر وہ لان کے پاس بنی سیڑھیوں کے پاس ہی رک گئیں۔

حاشب گاڑی سے اتر کر اسے لاک کر کے ان دونوں کی جانب دیکھتا تیزی سے انکی جانب بڑھا۔ مگر ابرہ تو اسکی شرٹ پر لگے خون کو دیکھ حواس باختہ ہو گئی۔

یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے۔۔۔کیا ہوا ہے آپکو۔۔۔آپ آپ ٹھیک ہیں "اس لگا اب اسکے حواس جواب دے جائیں گے۔حاشب کے بازوؤں اور سینے کو ٹٹولتے وہ خوف سے کانپتی آواز میں بمشکل کہہ پائی۔

ابرہ۔۔ابرہ میں ٹھیک ہوں یار" وہ اسے سنبھال نہیں پا رہا تھا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکی خون آلود شرٹ کو دیکھ رہی تھی۔

یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے یہ خون کیسا ہے" روتے ہوئے وہ اسکی شرٹ کو دیکھ کر بولی"

اندر چلیں بتاتا ہوں" عنایہ بھی ماں کے ری ایکشن پر خوفزدہ ہو رہی تھی۔"

ابرہ اندر چلیں" وہ اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے جیسے اسے گھسیٹ کر اندر لایا تھا۔"

ابرہ کو لگا اسکے قدموں سے جان نکل گئی ہو۔

اندر لا کر اسے صوفے پر بٹھا کر اسکے لئیے پانی لایا۔

مجھے بتائیں یہ کیا ہوا ہے؟ کہاں چوٹ لگی ہے؟ کیسے ہوا ہے یہ سب؟" اس کا رونا" کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔حاشب اس کے انداز پر خود کو روک نہیں پایا۔

www.novelsclubb.com

اسکے قریب دوزانو بیٹھ کر اسکے چہرے کو تھام کر اپنے لب اسکے ماتھے پر رکھ دئیے جس کے آنسو بھل بھل گر رہے تھے۔

میں ٹھیک ہوں۔ایک دوست کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا اسے لے کر ہاسپٹل گیا تھا" اسی کا خون لگ گیا ہے۔" کہتے ساتھ ہی اپنی شرٹ اتار کر اسے دکھایا کہیں کوئی چوٹ نہیں تھی۔

کرب سے آنکھیں بھینچ کر وہ بھی صوفے سے اتر کر نیچے بیٹھتی منہ پر ہاتھ رکھے حاشب کے بازو پر سر رکھے بلک بلک کر رو دی۔

دوسرے بازو کے حلقے میں اس نے ڈری سہمی عنایہ کو لیا۔

میں بہت ڈر گئی تھی حاشب۔۔۔بہت زیادہ" بمشکل اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھ" کر اسکے بازو سے سر اٹھا کر وہ اسکی جانب دیکھ کر بولی۔

حاشب کو لگا آج وہ اپنا سب کچھ اسکے آگے ہار گیا ہے۔

آ۔۔آپ نے فون بھی نہیں اٹھایا" واپس سر اس کے بازو پر رکھے ایک ہاتھ سے" مضبوطی سے وہی بازو تھامے وہ اب بھی خوف سے کانپ رہی تھی۔

بس نکلے تو ایکسیڈینٹ ہو گیا۔مجھے کال اٹینڈ کرنے کا ٹائم نہیں ملا۔سوچا آ کر ہی آپکو بتاؤں گا" عنایہ پر اب نیند کا غلبہ طاری ہو رہا تھا۔

عنایہ کو نیند آ رہی ہے "اس کا دل تو نہیں کر رہا تھا کہ یہ لمحہ کبھی ختم ہو۔مگر جھولتی عنایہ کی خاطر اس نے ابرہ سے کہا۔

آہستہ سے وہ حاشب سے الگ ہوئی۔عنایہ کو گود میں لیا۔

کھانا کھائیں گے "جانے سے پہلے پوچھا۔"

نہیں آفس میں کھا لیا تھا۔"وہ اسے اٹھتے دیکھ کر خود بھی اٹھتا دروازے لاک کرنے مڑا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں آ کر عنایہ کو بیڈ پر لٹا کر وہ بھی ساتھ لیٹ گئی۔

اسے لگا ابھی بھی اس کے اعصاب جھنجھنا رہے ہوں۔ان چند لمحوں میں وہ جس ذہنی اذیت سے گزری تھی یہ وہی جانتی تھی۔

کسی اپنے کے چھن جانے کا خوف بہت شدید تھا۔ابھی وہ اپنی کچھ دیر پہلے کی کیفیت کو ہی سوچ رہی تھی کہ حاشب کمرے میں داخل ہوا۔

ایک خاموش نظراس پر ڈال کر وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

ابرہ کے اعصاب ریلیکس ہوئے تو نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا۔آہستہ سے سر عنایہ کے قریب رکھے وہ آنکھیں موند گئی۔

حاشب جس وقت شاور لے کر باہر آیا ابرہ گہری نیند سو چکی تھی۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ابرہ اسکے لئیے اس قدر بھی پریشان ہو سکتی ہے۔جس طرح اس نے ری ایکٹ کیا تھا حاشب کا دل کیا اسے خود میں سمیٹ لے۔کیا اسکے محسوسات بھی حاشب کے لئیے بدلنے لگ گئے تھے۔لائٹ آف کرتا وہ بیڈ پر آکر لیٹا۔

www.novelsclubb.com

کتنی دیر اسے سوتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اسکے گال پر آنے والے بالوں کو ہاتھ بڑھا کر پیچھے ہٹایا۔ دل کیا تھا کہ آج اسے بتادے وہ اسکے لیئے کتنی خاص ہو چکی ہے۔ اور اس سے پوچھے کیا وہ بھی اسکے لیئے اتنا اہم ہو گیا ہے کہ وہ اسکے لیئے یوں بے اختیار ہو گئی۔ اتنے آنسو بہا ڈالے۔

جس طرح تشکر کا احساس لئیے وہ اسکے بازو سے لپٹی تھی وہ احساس اب تک اسکے بازو پر ویسے ہی تروتازہ تھا۔ اسے دیکھتے دیکھتے حاشب کو کب نیند آئی پتہ ہی نہیں چلا۔

رات میں کسی پہر اسکی آنکھ کھلی تو اپنا بازو کسی کی گرفت میں محسوس کیا۔

مندی آنکھوں سے جیسے ہی دائیں جانب نگاہ گئی تو اپنا بازو ابرہ کے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں دیکھا۔

نجانے رات کے کس پل عنایہ کے اوپر رکھے ہاتھ کو بڑھا کر اس نے مضبوطی سے حاشب کا بازو تھام لیا تھا۔ جیسے اسے کہیں جانے نہ دینا چاہتی ہو۔

حاشب نے اب کی بار پوری آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔

کیوں جان لینے کے درپہ ہو" ہولے سے سرگوشی کرتے اسکا ہاتھ تھام کر لبوں" سے لگایا۔ پھر اسی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

کبھی کے سنے ہوئے کچھ الفاظ ذہن کے پردے پر جھلملائے

I watched you sleepin' quietly in my bed

You don't know this now but

www.novelsclubb.com

There's some things that need to be said

And it's all that I can hear

It's more than I can bear

What if I fall and hurt myself

Would you know how to fix me?

What if I went and lost myself

Would you know where to find me?

If forgot who I am

Would you please remind me?

Oh, cause without you things go hazy

اور اسے لگا تھا اب ابرہ کے بنا ہر چیز واقعی دھند میں لپٹ جائے گی۔ وہ اس کی زندگی کا لازمی جزو بن گئی تھی۔ اسے لگا اب کچھ ہی وقت رہ گیا ہے اسکے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرنے میں۔

www.novelsclubb.com

صبح وہ کافی دیر تلک سوتی رہی۔آنکھ کھلی نظر سیدھی حاشب کی سائیڈ والی جگہ پر گئی تو وہ خالی تھی۔رات والا خوف اب بھی اس کے دل میں براجمان تھا۔تیزی سے اٹھ کر ٹائم دیکھا تو دن کے گیارہ بج رہے تھے۔

اس کا مطلب ہے حاشب مجھے جگائے بنا آفس چلے گ ئے۔"اس نے دل میں" سوچا۔عنایہ بھی ابھی تک سو رہی تھی۔

موبائل اٹھا کر حاشب کو فون ملایا رات میں ہی اس کا نمبر ڈائری سے سیو کر لیا تھا۔

اسلام علیکم" حاشب کی زندگی سے بھرپور آواز سن کر عجیب سا طمانیت کو احساس" جاگا تھا۔

وعلیکم سلام! آپ نے مجھے اٹھایا ہی نہیں۔۔ناشتہ کیا تھا" فکرمند لہجہ۔حاشب کو" مسکرانے پر مجبور کر گیا۔کب وہ اسکے لیئے اتنا اہم ہوا تھا وہ جان ہی نہیں سکا۔

جی جناب ناشتہ کر لیا تھا۔آپ رات میں اتنی ڈسٹربڈ رہی تھی کہ صبح میرا دل "
نہیں کیا کہ آپکو اٹھا کر آپکی نیند خراب کرتا۔سوچا بیگم تھوڑی دیر سو جائیں تو شاید
کچھ طبیعت بہتر ہو" حاشب کا میٹھا لہجہ آج اسے اور بھی میٹھا لگا تھا۔

لفظ بیگم نے اسے ساکت کیا تھا۔

ابرہ زندگی میں حادثات آتے ہیں مگر انہیں خود پر اتنا طاری نہیں کرنا چاہئیے۔"
میں جانتا ہوں کل میری بھی غلطی تھی جب آفس سے نکلا تھا تب مجھے آپکو انفارم
کرنا چاہئیے تھا۔لیکن میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آپ اس بری طرح
پریشان ہو گی۔اس سب کے لئیے سوری۔" نجانے وہ یہ سب کیوں کہہ گیا۔

ممی اور ڈیڈی ہوتے تو شاید اتنا پریشان نہ ہوتی اکیلی تھی تو بس عجیب عجیب "
وسوسے آرہے تھے۔آئم سوری ٹو مجھے ایسے ری ایکٹ نہیں کرنا چاہئیے تھے"

آپ کا ایسے ری ایکٹ کرنا مجھے بہت اچھا لگا۔ اس واقع کا یہ فائدہ تو ہوا کہ آپکو خونخوار جن کے بیڈ پر لیٹنے سے کل رات ڈر نہیں لگا۔" حاشب کی بات پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔

آپ خونخوار تو نہیں" وہ اسکی حمایت میں بولی۔"

یعنی نرم دل شہزادہ ہوں۔۔۔ اب یہ نہ کہنا نرم دل شہزادے نہیں ہوتے" وہ اسے چڑانے لگا۔

ہاہاہا۔۔۔ نہیں شہزادے نرم دل ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ آپکو شہزادہ بننے کا اتنا شوق کیوں ہے" وہ بھی شرارت سے بولی۔

میں بادشاہ بننے کو بھی تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ آپ میری ملکہ بنیں" اسکی بات پر وہ بلش کر گئی۔

اچھا اب میں فون بند کر رہی ہوں عنایہ کو ناشتہ دینا ہے" وہ صاف دامن بچا گئی۔"

او کے اللہ حافظ "اسکی حالت پر محظوظ ہوتے وہ فون بند کر گیا۔"

رمضان کے پہلے چند روزے تو بہت مصروف گزرے۔ سحری کی تیاری، عبادتیں اور پھر دن بھر افطاری کی تیاری میں گزر جاتا۔

ابرہ نے رمضان کے بابرکت مہینے میں دل سے اپنے اور حاشب کی بہتری کے لئیے دعا کی۔ اسے لگا اب وہ اس رشتے کو محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ دل میں کہیں کہیں یہ خیال جاگتا کہ کیا وہ صارم کے ساتھ بے وفائی تو نہیں کر رہی۔ یہی ایک سوچ اسے پوری طرح حاشب کی جانب بڑھنے نہیں دے پا رہی تھی۔ اس کی اپنی زندگی میں حیثیت کو تو وہ اسی رات محسوس کر گئی تھی جب وہ دیر سے آیا تھا مگر وہ اس سب کا سامنا ابھی کرنے کو تیار نہیں تھی۔

اس کے اندر ایک عجیب سی جنگ چھڑ رہی تھی۔

وہ صدق دل سے اللہ سے راہنمائی کی دعا مانگ رہی تھی۔اس نے یہ رشتہ جوڑتے یہی سوچا تھا کہ بس وہ حاشب کا نام اپنے نام کے ساتھ استعمال کرے گی مگر اسکی زندگی میں وہ اس طمطراق سے شامل ہو جائے گا یہ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔وہ صارم کے بعد یہ سوچ چکی تھی کہ اب وہ کسی اور مرد سے محبت نہیں کر سکتی۔جبکہ حاشب نہ صرف اسے محبت کی جانب کھینچ رہا تھا بلکہ وہ آہستہ آہستہ اسکی پوری ذات پر قابض ہو رہا تھا۔

اس رات حاشب کی پھوپھو کے ہاں ان کی افطاری تھی۔

بہت سے رشتہ داروں اور دوست احباب کو بلایا ہوا تھا۔لان میں بھرپور انتظام تھا۔

www.novelsclubb.com

سفید اور فیروزی پیپلم اور ٹراؤزر میں دوپٹہ قرینے سے سر پر لیئے موتیوں کے خوبصورت آویزے پہنے وہ حاشب کے لیئے امتحان بنی ہوئی تھی۔جو خود بھی وائٹ شلوار قمیض میں بے حد وجیہہ لگ رہا تھا ہلکی سی شیو نے اسکی خوبصورتی کو کچھ اور

بڑھادیا تھا۔حاشب سے نکاح کے بعد ابرہ پہلی مرتبہ کسی گیٹ ٹوگیدر میں آئی تھی۔

خوشگوار ماحول میں افطاری کی گئی ساتھ ہی بوفے کا انتظام بھی تھا۔

وہ عنایہ کو ایک ٹیبل پر لیئے کھانا کھلا رہی تھی کہ اپنے پیچھے سے آتی کچھ عورتوں کی باتوں پر سن رہ گئی۔

تم نے دیکھا ابرہ کو"ایک عورت کی آواز آئی۔"

ہاں اور حاشب کو دیکھا ہے۔۔۔اف مجھے تو افسوس ہوتا ہے کیسے ماں باپ نے" اپنے بیٹے پر بہو اور پوتی کو ترجیح دے دی۔ بیچارا حاشب ماں باپ کے مجبور کرنے پر بھابھی کے پلے بندھ گیا۔ تمہیں یاد ہے کتنی دوستی تھی حاشب اور ثانیہ کی۔ایک دوسرے کے لیئے بہترین تھے۔ بیچاری ثانیہ بھی اتنی دلبرداشتہ ہوئی کہ ملک ہی چھوڑ گئی"یہ آواز ثانیہ کی خالہ کی تھی۔

"میں نے تو سنا تھا کہ وہ اپنے کسی کورس کے لئیے وہاں گئی ہے"

ارے نہیں کورس تو ایک بہانہ تھا۔وہ اتنی ڈپریس تھی حاشب کے نکاح والی خبر پر"
کہ کورس کا بہانہ بنا کر اس ملک سے ہی چلی گئی۔اور حاشب کو دیکھو نا کٹا کٹا سا ہے
ابرہ سے ظاہر ہے کتنا مشکل ہے اپنے بھائی کی بیوی کو بیوی ماننا"ان کی باتوں سے
ابرہ کو لگا اس کا دل چیر دیا ہو کسی نے۔جیسے تیسے عنایہ کو کھانا کھلا کر وہ شگفتہ کے پاس
گئی۔

ممی چلیں اب"وہ خود پر بڑی مشکل سے ضبط کر رہی تھی۔ورنہ دل کر رہا تھا یہیں"
پر پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔اگر یہ سب سچ تھا تو وہ اب تک بے وقوف بنتی رہی تھی
حاشب کے ہاتھوں یہ اپنے دل کے ہاتھوں وہ تو شاید ہمدردی کر رہا تھا جسے اس نے
خود کوئی اور رنگ دے دیا تھا۔

وہ پچھتا رہی تھی اب۔

www.novelsclubb.com

شگفتہ حاشب کی پھوپھو کی نند کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔

اسی لمحے حاشب بھی ان کے قریب آیا۔ابرہ کو دیکھ کر اسے محسوس ہوا جیسے وہ کچھ اپ سیٹ ہے۔

ارے حاشب پھر کب عنایہ کے بہن یا بھائی آرہے ہیں۔ہاں۔۔۔اب تو ہمیں " کسی اچھی سی خوش خبری کا انتظار ہے "ان کی بات سن کر ابرہ کا دل کیا یہاں سے ابھی اور اسی وقت بھاگ جائے۔پتہ نہیں لوگوں کو دوسروں کی زندگی کے بارے میں جاننے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے اس نے تلخی سے سوچا۔

ان شاءاللہ جلدی ہی۔اصل میں بیگم اتنی نازک سی ہے ان پر فی الحال عنایہ کی ہی " ذمہ داری کافی ہے "ابرہ کے کندھوں پر بازو پھیلاتے اسے خود سے قریب کرتے وہ نہایت محبت سے بولا۔

بھئی محبت کرنے والا شوہر ہو تو تم جیسا" وہ حاشب کو سراہنے لگیں۔ابرہ کو حاشب کا بازو اس لمحے بوجھ محسوس ہوا۔

اچھا بھئی اب ہمیں اجازت دو۔عنایہ کو بھی شدید نیند آرہی ہے" شگفتہ بیگم نے اٹھتے ہوئے اجازت لی۔حاشب بھی ان خاتون سے ملنے کے لئیے آگے بڑھا۔

کندھے سے ہاتھ ہٹتے ہی ابرہ کو لگا اس نے اب کھل کر سانس لی ہے۔اس ماحول سے اس کا دل شدید گھبرا رہا تھا۔دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

آپ کو وہ فضول بات نہیں کرنی چاہئیے تھی اور نہ ہی وہ فضول حرکت "گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ حاشب پر برسی۔شگفتہ اور اسفند اپنی گاڑی میں تھے جبکہ وہ حاشب کے ساتھ اسکی گاڑی میں موجود تھی۔عنایہ دادو اور ددا کے پاس تھی۔

میں نے انہیں خاموش کروانے کے لیئے وہ سب کہا تھا۔ میں جانتا ہوں ان" خواتین کے پاس اس طرح کے ٹاپک کے علاوہ اور کوئی بات نہیں۔ آپ کو برا لگا ہے تو آئم سوری" وہ الجھتا ہوا مدہم لہجے میں بولا۔

ہاں بہت برا لگا تھا مجھے۔ اور آئندہ میں اس قسم کی کسی تقریب میں نہیں جاؤں" گی" اس کے درشت لہجے پر وہ ہکا بکا رہ گیا۔ کھانا کھانے سے پہلے تک وہ بالکل ٹھیک تھی۔

کیا ہوا ہے ابرہ۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے" وہ اپنے ددھیال سے واقف تھا وہ کسی کو" خوش دیکھنے والوں میں سے نہیں تھے۔ اسی لیئے وہ خود بھی بہت کم اس طرح کے گیٹ ٹو گیدر میں جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی گود میں رکھے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اس نے ہولے سے دبایا۔

مگر ابرہ تو جیسے پھٹ پڑی۔

کچھ نہیں ہوا مجھے بس دماغ خراب ہو گیا ہے میرا" بری طرح اسکے ہاتھ کو جھٹک" کر وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر سر سیٹ کی پشت پر رکھ کر خاموش ہوئی۔ جیسے اب مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

حاشب کو سبکی محسوس ہوئی۔ غصے سے اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

اگلے دن افطاری سے کچھ دیر پہلے وہ گھر آ گیا تھا۔ کپڑے بدل کر لاؤنج میں آیا مگر ماں کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آیا۔

ابرہ اور عنایہ کہاں ہیں؟" ماں سے استفسار کیا۔"

تمہیں نہیں پتہ؟" انہیں نے حیرت سے اس سے سوال کیا۔"

کیا مطلب کیا نہیں پتہ" وہ بھی الجھا۔"

www.novelsclubb.com

وہ تو صبح میں ہی اپنی امی کی طرف چلی گئ تھی۔ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو"

بس اسی لیئے کہہ رہی تھی کچھ دن رہ کر آؤں گی "انہوں نے تفصیل سے بتایا۔

اس کے اندر اشتعال کی شدید لہرا اٹھی۔

بس خاموشی سے ماں کو دیکھا۔

میں تھوڑی دیر لیٹنے جارہاہوں "تھکے ہوئے لہجے میں کہتا وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔"

کمرے میں آتے ہی ابرہ کا نمبر ملایا۔جبڑے بھینچے وہ اس کے کال اٹھانے کا منتظر

تھا۔

چھٹی بیل پر آخر کال پک ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم "سپاٹ لہجہ سنائ دیا۔"

وعلیکم سلام۔اگر آپ نے جانا تھا تو کم از کم مجھے بتا ہی دیتیں۔نہ مجھے کوئ کال کی نہ "

کوئ میسج "اس نے شکوہ کیا۔

ممی سے پوچھ کر آئی ہوں" دوسری جانب لہجے میں کوئی لچک نہیں آئی۔"

میں آپ کا کچھ نہیں لگتا۔۔۔یہاں صرف ممی اور ڈیڈی سے ہی آپ کا رشتہ "ہے" بالا خر ہو تیز لہجے میں بولا۔

جی۔۔انہی سے رشتہ ہے" دوسری جانب کا جواب سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ" گیا۔

پھر اس گھر میں رہتے ہوئے میرے کمرے میں آپکی موجودگی کس سلسلے میں" ہے۔" وہ پھر سے کاٹ دار لہجے میں بولا۔

دوسری جانب ابرہ نے بڑی مشکل سے آنکھوں میں امڈ آنے والے آنسو روکے۔

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اگر آپ کے پاس ٹائم ہے" کچھ سوچتے" اس نے وہ سب کہنے کا فیصلہ کیا جو وہ رات سے اب تک سوچے ہوئے تھے۔

جی ضرور" حاشب کا غصہ تھما۔"

www.novelsclubb.com

آ۔۔آپ۔۔آپ دوسری شادی کر لیں پلیز۔مجھے اور عنایہ کو صرف آپکے نام کا" ہی سہارا چاہئیے۔وہ آپ دے چکے ہیں اس سے زیادہ کی ہمیں خواہش نہیں۔۔آپ کے لئیے بہتر ہے کہ آپ اپنی زندگی شروع کریں کسی ایسی لڑکی کے ساتھ جو آپ کو ڈیزرو کرتی ہے۔ہمارے ساتھ آپکی زندگی خوشگوار ہرگز نہیں گزرے گی۔اور میں ایسا نہیں چاہتی۔میں یہاں امی کی طرف رہوں گی۔اب واپس نہیں آؤں گی۔ہاں آپ عنایہ کو جب مرضی آ کر مل لیں اور کچھ دیر کے لئیے "لے جانا چاہئیں تو بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔مگر اب

ویٹ ویٹ۔۔۔۔کیا کہہ رہی ہیں دماغ صحیح ہے آپ کا۔۔۔سوچ سمجھ بنا جو" دل کر رہا ہے بول رہی ہیں۔آپ کو کس نے کہا مجھے دوسری شادی کی ضرورت "ہے

میں جانتی ہوں۔۔۔آپ یہ رشتہ صرف ممی ڈیڈی کے مجبور کرنے پر نباہ رہے" ہیں۔اور ظاہر ہے ایسا ابنارمل تعلق کوئی مجبور کرنے کے سبب ہی نباہ سکتا ہے مگر

میں آپکو اجازت دیتی ہوں۔ مجھے آپکی دوسری شادی سے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ آپ جب چاہے کریں اور نہ ہی میں کبھی آپکی شادی شدہ زندگی پر اثرانداز ہوں گی۔ آپ نے میرے لیئے ابھی تک جتنا کیا میں تو اس کا احسان نہیں دے سکتی تو۔۔"

"ابرہ کیا ہو گیا ہے آپکو۔۔ کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔ کل تک تو ایسا کچھ نہیں تھا۔ بلکہ ابھی تک ایسا کچھ نہیں تھا۔ کیوں مجھے پاگل کرنا چاہتی ہو۔ میں آپکی طرف آرہا ہوں۔ آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرتے ہیں" وہ اپنے اشتعال کو بمشکل قابو کر کے بولا۔

"نہیں آپ یہاں نہیں آئیں گے۔ اگر آئیں گے بھی تو مین کبھی بھی آپ سے نہیں ملوں گی۔ مجھے آپ سے اب کبھی زندگی میں سامنا نہیں کرنا۔۔ بس آپ جیسے چاہے اپنی زندگی گزاریں مجھے اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا" اس کی بات سن کر حاشب نے کشن اٹھا کر سامنے دیوار پر مارا۔

www.novelsclubb.com

ہیویو گون میڈ۔۔۔ میں بالکل اس قسم کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔کیوں کر رہی ہو ابرہ کوئی غلط فہمی ہے کسی نے کچھ کہا ہے مجھے بتاؤ یار اس طرح سے مت کرو۔ مجھے اپنی زندگی میں کسی کو نہیں لے کر آنا" وہ ضبط کر کے بولا۔

میری باتوں کو اچھے سے سوچیں۔ میرے ساتھ زندگی گزار کر آپ کو کچھ" حاصل نہیں ہو گا۔ میں صارم کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی۔ بہتر ہے آپ اپنی زندگی کا کوئی بہتر فیصلہ کر لیں بس ایک ہی درخواست ہے اپنے نام کو میرے نام سے کبھی مت چھینئیے گا۔"رندھی آواز میں کہتے اس نے موبائل بند کر کے آف کر دیا۔

دوسری جانب وہ ششدر کھڑا رہ گیا۔ پھر غصے میں آ کر وہ تکیہ اٹھا کر دور پھینکا جو ابرہ استعمال کرتی تھی۔

ہیلو مجنوں کیسے ہو" دو دن ہو چکے تھے ابرہ کو گئے ہوئے اسکے تلخ جملوں کی" بازگشت حاشب کو شدید تکلیف سے دوچار کر رہی تھی۔ وہ نہ کچھ سن رہی تھی نہ حاشب سے ملنے کو تیار تھی۔ اور یہی بات حاشب کو غصہ دلانے کے لئیے کافی تھی۔

اس وقت بھی وہ آفس سے جلدی گھر آکر اپنے کمرے میں منہ سر لپیٹے پڑا تھا۔

درروازہ ناک ہوا اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اس نے منہ پر سے تکیہ نہیں ہٹایا۔ مگر پھر کمرے میں گونجنے والی آواز نے اسے تکیہ ہٹانے پر مجبور کر دیا۔

وہ حیرت سے اٹھتا دروازے کے فریم میں کھڑی ثانیہ کو دیکھ کر بیڈ سے اترا۔

آجاؤں" مسکراتے ہوئے اس نے اجازت لی۔"

ہاں نہ یار آؤ" وہ اسے اندر آنے کا اشارہ کر کے لائٹ آن کرنے لگا۔"

کب آئیں تم" اسے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر پوچھا۔"

کل آئی ہوں۔ سمیسٹر میں تھوڑا سا بریک ملا تھا سوچا جلدی سے پاکستان سے ہو آتی ہوں عید بھی سب کے ساتھ گزار لوں گی" وہ اس کے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

اچھا کیا" بیڈ پر بیٹھتا وہ اسکے اقدام کو سراہنے لگا۔"

بیگم کے میکے جانے پر اتنے اداس ہو۔ کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی تو آنٹی نے بتایا میاں مجنوں بیگم کی غیر موجودگی میں بہت اداس ہیں۔ سوچا چلو تمہیں کمپنی دے آؤں"

پلیز ثانیہ چینج داٹاپک" جس بیزاری سے وہ بولا۔ ثانیہ کو اسکی توقع نہیں تھی۔"

کیا ہوا ہے۔ خیریت سے ہی گئی ہے نا ابرہ؟" اس نے مشکوک انداز سے حاشب کو دیکھا۔

میں اسکے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میری طرف سے جہاں مرضی" جائے اور نہ ہی مجھے اتنی فرصت ہے کہ کسی کے لئیے جوگ لے کر بیٹھ جاؤں" سخت لہجہ ثانیہ کو بتا گیا کہ کچھ گڑ بڑ ہے۔

"حاشب سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے۔ دیکھو فضول میں کوئی بے وقوفی مت کرنا" بے وقوفی میں نہیں وہ کر رہی ہے۔" اور پھر وہ شروع سے اب تک اسے سب بتاتا چلا گیا۔

وہ آہستہ آہستہ میری حیثیت کو قبول کر رہی تھی۔ بہت حد تک وہ نارمل ہو چکی" تھی میری معنی خیزی میں کہی جانے والی باتوں پر اس کا بلش کرنا۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی اسے ہوا کیا ہے۔ کس نے اسکے دماغ میں یہ خناس بھرا ہے۔ وہ مجھ سے ملنے کو تیار نہیں۔ ممی کو بھی شک ہو گیا ہے کہ کوئی مسئلہ ہے۔ مگر میں نے اب سوچ لیا ہے کہ ایسے ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔ اسے بہت شوق ہے اکیلے زندگی گزارنے کا تو وہ رہے اکیلی۔ اب میں واقعی دوسری شادی کروں گا۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں

اگر میں تمہارے گھر رشتہ بھیجوں "ثانیہ جو ابھی اس کی باتوں کو ہی سوچ جا رہی تھی آخر میں کی جانے والی آفر پر اس کا دل کیا حاشب کا سر پھاڑ دے۔اور پھر بر ملا اس نے کہہ بھی دیا۔

سر توڑ دوں گی تمہارا اگر کوئی بکواس کی تو۔وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہے۔اسے سمجھنے " کی کوشش کرنے کی بجائے تم اس سے ضد باندھ رہے ہو۔یہ ہے تمہاری محبت "وہ تاسف سے اسے دیکھ کر بولی۔

ہاں۔۔کیونکہ میں اسے ہر گز اجازت نہیں دوں گا کہ میری محبت کو وہ ہمدردی" "اور ترس میں لپٹا کر میرے منہ پر مارے۔

میں اس سے بات کرتی ہوں "ثانیہ نے کچھ سوچ کر کہا۔"

نہیں اب کوئی اس سے کوئی بات نہیں کرے گا۔اب اسکے پاس میری دوسری" شادی کا کارڈ جائے گا۔پھر اس کا دماغ سیدھا ہو گا "وہ اب تک غصے میں تھا۔

شٹ اپ حاشب۔ خبردار تم نے ایسی کوئی احمقانہ حرکت کی" وہ اسے ٹوک کر" بولی۔

پھر کچھ اور کہنے سے پہلے اسکے کمرے سے اٹھ کر باہر گئی۔ مگر دل میں سوچ لیا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

وہ کب سے خاموش کمرے میں لیٹی تھی۔ کھٹکے کی آواز پر دروازے کی جانب دیکھا تو مہ جبیں بیگم (اس کی امی) کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔ جب سے آئی تھی عجیب پریشان تھی۔ ان کو کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں تھی۔

پہلے پہل تو وہ یہی سمجھیں کہ ویسے ہی رہنے آئی ہے۔ مگر کل شگفتہ نے جب ان سے فون پر پوچھا کہ ان کی طبیعت اب کیسی ہے ہو وہ حیران رہ گئیں۔

میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔کیوں آپ کو کس نے کہا کہ میں بیمار ہوں" وہ الجھن بھرے انداز میں بولیں۔الجھ تو شگفتہ بھی گئیں تھیں۔

مجھے ابرہ نے کہا تھا کہ امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تو کچھ دن رہنے جا رہی ہوں۔" میں مصروفیت کی وجہ سے آپ کو کل فون نہیں کر سکی" انہوں نے تفصیل سے بتایا۔

اچھا۔۔"وہ پریشان ہوئیں۔"

چلیں کوئی بات نہیں آپ سے ملنے کو دل کر رہا ہو گا" شگفتہ بیگم نے یکدم بات بنائی۔

دو چار اور باتیں کرنے کے بعد انہوں نے فون رکھ دیا۔

اب اس وقت وہ ابرہ سے اصل وجہ پوچھنے آئیں تھیں۔

وہ انہیں بیڈ کی جانب بڑھتا دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔

ابرہ کیا بات ہے بیٹا جب سے آئی ہو پریشان ہو۔حاشب ٹھیک ہے "اس کے پاس بیٹھتے اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے تشویش سے اسے زرد مرجھائے ہوئے چہرے کی جانب دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوا امی میں ٹھیک ہوں"

تو پھر اس طرح سے سارا دن کمرے میں کیوں پڑی رہتی ہو۔ہولا رہی ہو تم "مجھے۔اپنا چہرہ دیکھا ہے تم نے کس قدر زرد اور بے رونق ہو رہا ہے۔کوئی پریشانی کی بات ہے تو مجھے بتاؤ" انہوں نے تفکر سے اسکے بال سنوارے۔

کوئی بات نہیں ہے بس ایسے ہی "اس نے انہیں ٹالنا چاہا۔"

اچھا اپنے گھر کب جانا ہے۔" انہوں نے ویسے ہی پوچھ ڈالا کہ آخر کچھ تو بتائے "گی۔

آپ کو اتنی بھاری لگ رہی ہوں "نروٹھے لہجے میں بولی۔"

بے وقوف بیٹیاں ماں باپ کو کبھی بھاری نہیں لگتیں۔ مگر یوں آکر بیٹھنا بھی" عجیب سا لگتا ہے۔بیٹیاں شادی کے بعد اپنے گھروں میں ہی اچھی لگتی ہیں" ان کی بات پر اس نے ایک خاموش نظر ان پر ڈالی

میں اب کبھی کہیں نہیں جاؤں گی" ان کی بات پر ان کا شک یقین یں بدل گیا۔"

کیا فضول بات کر رہی ہو" انہوں نے گھر کا۔"

صحیح کہہ رہی ہوں میرا اس گھر میں قیام بس یہیں تک تھا۔اب مجھے کبھی وہاں" واپس نہیں جانا وہ گھر میرا نہیں ہے۔ کیا آپ مجھے یہاں رکھ لیں گی؟" شادی کے بعد بیٹیاں کس قدر مجبور ہو جاتی ہیں وہ گھر جہاں عمر کا آدھا حصہ گزرا ہوتا ہے۔ شادی کے بعد وہاں زیادہ دیر رہنے پر بھی دنیا کے اعتراضات کا منہ کھل جاتا ہے۔ وہ گھر اجنبی لگتا ہے جہاں رہنے کے لئیے بھی ماں باپ کی اجاوت لینی پڑتی ہے۔ صحیح کہتے ہیں عورت کا کوئی گھر نہیں ہوتا اور یہ بات آج ابرہ کو سچ لگ رہی تھی۔

میری جان تم جب تک چاہے رہو مگر مجھے یہ بتاؤ کہ ہوا کیا ہے آخر" وہ بے بسی سے اس کو دیکھ رہیں تھیں۔ جس کی آنکھوں میں اب آنسو جمع ہونے لگے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی دروازہ پر ناک ہوا۔

دونوں کی نظر دروازے کی جانب اٹھی جہاں ثانیہ چہرے پر مسکراہٹ لئیے کھڑی تھی۔

ارے ثانیہ کب آئیں تم "ابرہ تیزی سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے" اتر کر اسکی جانب بڑھی۔

بس یاد کچھ دن پہلے ہی آئی۔تائی جان کی طرف گئی تو پتہ چلا تم یہاں آئی ہو۔سوچا" یہیں آکر مل لوں" وہ مسکراتے ہوئے پہلے ابرہ سے اور پھر مہ جبیں سے ملی۔

بیٹھو بیٹا تم اس کے ساتھ گپ شپ کرو میں کچھ کھانے کو بھیجتی ہوں" مہ" جبیں محبت سے اسے دیکھتیں باہر کی جانب بڑھیں۔

آنٹی پلیز زیادہ تکلف مت کی جئیے گا۔اور میری پری کو بھی بھیج دیں۔بہت یاد آتی ہے وہ" مسکراتے ہوئے وہ عنایہ کا ذکر محبت سے کرنے لگی۔

"ضرور۔بس نانا کے پاس ہے ابھی بھیجتی ہوں"

اور میڈم تم یہاں کیوں ڈیرے ڈال کے بیٹھی ہو" وہ پہلے بھی ابرہ کے ساتھ بہت بے تکلف تھی اب بھی اسی انداز میں بات کررہی تھی۔

بس ویسے ہی" وہ دونوں اس وقت ابرہ کے بیڈ پر آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔"

ابرہ کیوں بے وقوفی کررہی ہو" وہ ملامت بھری نظروں سے اسے دیکھ کر بولی۔"

کیا۔۔۔کیا مطلب" وہ نظریں چرا گئی۔"

تم اچھی طرح جان گئی ہو کہ کیا مطلب۔۔۔وہاں وہ غصے میں بھرا بیٹھا ہے آخر" ہوا کیا ہے" وہ اسکا ہاتھ محبت سے تھام کر بولی۔

میں انہیں سوٹ نہیں کرتی ثانیہ۔۔۔اور یہ میں نہیں لوگ کہتے ہیں۔۔۔" پھر وہ سب ابرہ بتاتی چلی گئ جو اس شام اس نے ثانیہ کی خالہ اور ان کے ساتھ بیٹھی خاتون کو کہتے سنا تھا۔

ثانیہ اس کی باتیں سن کر سر پکڑ کر بیٹھ گئ۔

تم خود سوچو ثانیہ ابھی تو میں حاشب سے شادی کے بعد پہلی بار کسی گیٹ ٹوگیدر" میں گئ تھی۔اگر ہم اکٹھے رہے تو نجانے کتنی بار ایسے سب لوگوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔اور اس میں جھوٹ بھی نہیں ہے۔ہاں حاشب میرا خیال رکھتے ہیں مگر یہ ہمدردی ہے اور اس سب کے لیئے میں ان کی شکر گزار ہوں۔مگر ساری زندگی ان کو جان بوجھ کر اپنے ساتھ جوڑے رکھنا ان کے ساتھ زیادتی ہے۔اور ثانیہ میں جانتی ہوں تمہاری اور حاشب کی بہت اچھی دوستی ہے۔تم دونوں ایک دوسرے کے لیئے بہترین ہو۔مجھے اس سب سے کوئ اعتراض نہیں ہوگا۔ویسے بھی میرے لیئے صارم کی یادیں بہت ہیں۔میں صارم کے ساتھ بے وفائ نہیں کرنا چاہتی۔

پلیز ثانیہ۔۔۔" وہ اسے مناتے مناتے یہ بھول جانا چاہتی تھی کہ اسکا اپنا دل اس وقت ماتم کر رہا تھا۔

بس۔۔بس کرو ابرہ بے وقوفوں کی سردار ہو تم۔ میں اور حاشب صرف اچھے" دوست ہیں۔ ہمارے درمیان کبھی بھی محبت وحبت کا کوئی سلسلہ نہیں رہا۔ کتنے سال ہماری منگنی رہی مگر اس کا اور میرا دل کبھی ایک دوسرے کے لئیے ویسے نہیں دھڑکا جیسے ایک خاص شخص کے لئیے دھڑکنا چاہئیے۔ منگنی سے پہلے اور بعد تک بھی ہم بس دوستوں کی طرح رہے۔ کبھی اس نے مجھے اور میں نے اسے آئی لو یو تک نہیں کہا۔ میں اور وہ صرف اچھے دوست تھے اور ہیں۔ پلیز ہمارے رشتے کو تعصب کی عینک لگا کر مت دیکھو۔ اس کے چہرے پر کبھی مجھے دیکھ کر وہ چمک نہیں آئی جو تمہارے صرف ذکر پر آتی ہے۔ اس کی آنکھوں میں تمہارے ذکر پر صرف محبت نظر آتی ہے۔ ڈونٹ بی سلی ابرہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ اسکی محبت

کے لئیے ہمدردی اور ترس جیسے بوسیدہ لفظ استعمال مت کرو۔ وہ اللہ کی طرف سے "تمہارے لئیے انعام ہے

ابرہ ششدر بس اسے سنتی جا رہی تھی۔

ایسا نہیں ہو سکتا ثانیہ "وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی۔"

ایسا ہو چکا ہے میڈم "وہ اپنی بات پر زور دے کر بولی۔"

یہ صارم سے بے وفائی ہو گی۔ اور میں ایسا نہیں کر سکتی۔ لوگ کیا کہیں گے "وہ" جیسے اپنے خدشات بتانے لگی۔

دیکھو ابرہ تمہیں کبھی حاشب نے کہا کہ صارم سے محبت کرنا چھوڑ دو "اس نے" نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اسکی یہی سچی محبت کافی نہیں تمہارے لئیے کہ اس نے تمہیں کبھی صارم کی یاد" سے زبردستی پیچھا چھڑانے کو نہیں کہا۔۔ تمہیں کبھی صارم کا ذکر کرنے سے منع

نہیں کیا۔ابرہ صارم ایک خوبصورت خواب تھا جبکہ حاشب ایک خوبصورت حقیقت ہے۔اللہ نے تمہیں حاشب سے ہی ملانا تھا بس سبب صارم بنا۔پلیز اتنے مخلص انسان کی محبت کے ساتھ یہ سب مت کرو۔۔۔وہ تمہارے بغیر بالکل ادھورا ہے۔وہ وقت یاد کرو جب اس نے تمہاری تکلیفوں کو سمیٹا۔اسے تکلیفوں سے دوچار مت کرو۔وہ تمہارے علاوہ کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتا۔حتی کے میرے ساتھ بھی نہیں۔۔یہ سب اللہ کا حکم ہے اسکی حکمت سمجھ کر قبول کرلو۔ اپنے ساتھ،عنایہ کے ساتھ اور خاص طور سے حاشب کے ساتھ کوئی ناانصافی مت کرو"ثانیہ کا ہر لفظ اسے سچا لگا۔

اور جہاں تک لوگوں کی بات ہے تو مجھے افسوس ہے ہم ایسے معاشرے میں رہ" رہے ہیں جہاں ہم صرف نام کے مسلمان ہیں۔جس فعل کو ہمارے اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ہم اس پر اپنے ہی فتوے لگا کر اسے کسی کے لیئے گناہ بنادیتے ہیں۔ اگر بیوہ کی شادی کرنا گناہ ہوتا تو ہمارا مذہب کبھی اس کی اجازت نہ دیتا۔وہ مذہب جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہر مذہب سے افضل ہے۔ لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے۔ کوئی کنواری کیوں بیٹھی ہے؟ جس کی شادی ہو گئی اُسکے بچے کیوں نہیں ہو رہے؟ جس نے طلاق لے لی وہ بدکردار بن گئی۔ ابرہ یہاں قدم قدم پر لوگ باتیں بناتے ہیں۔ اپنی زندگی کو لوگوں کی باتوں کی نذر مت کرو۔ ہم ہر وقت ہر کسی کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ یہ لوگ کبھی خوش ہونے والوں میں سے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کام ہی دوسروں کی تکلیف دینا اور پھر اس پر خوش ہونا ہے۔ سو جسٹ لیو دیم۔ اپنی زندگی کی خوشیوں کو ہاتھ بڑھا کر حاصل کر لو۔

حاشب بہت لکی ہیں کہ انکی زندگی میں تم جیسا مخلص دوست ہے" ابرہ نے محبت سے اسکے ہاتھوں کو دبایا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ہے۔۔۔ خیر میں تمہاری بھی دوست ہوں ڈونٹ وری جب جب وہ بدتمیز" تمہیں تنگ کرے مجھے کال کر کے اسے سیدھا کرنے کے گر پوچھ لینا۔" وہ ایک "آنکھ دباتے کھلکھلائی

کہتی ہو تو اس گھامڑ کو کہتی ہوں تمہیں آکر منالے" وہ شرارت سے بولی۔"

ثانیہ میں نے بہت بدتمیزی کی تھی ان سے" وہ کچھ گھبرا کر بولی۔"

بھئی اب یہ تم جانو اور تمہارا میاں" اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔"

ہیلو" وہ آفس میں بے حد مصروف تھا پھر بھی موبائل پر ثانیہ کی کال دیکھ کر پک" کر لی۔

ہائے۔۔واٹس ایپ پر ایک وائس میسج بھیج رہی ہوں۔جتنے بھی مصروف ہو سب" کام ترک کر کے صرف وہ میسج سن لو" کہتے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

وہ چونکا۔ساتھ ہی واٹس ایپ پر وائس میج بلنک کرنے لگا۔

اس نے ہینڈ فری لگا کر پلے کیا اور جو آواز اسے سنائی دی وہ اسے ہر کام فراموش کر گئی۔

ثانیہ نے اس دن کی اپنی اور ابرہ کی ساری گفتگو موبائل میں ریکارڈ کر لی تھی۔ وہ جان گئی تھی کہ حاشب اس قدر بدگمان ہو چکا ہے کہ بآسانی مانے گا نہیں۔ سو اسے بہتر یہی لگا کہ کوئی ایسا ثبوت ابرہ کا اسے دے کہ وہ اسکی بات سمجھ جائے اور ثانیہ کا یہ آئیڈیا کام کر گیا۔

سب سننے کے بعد حاشب نے گہری سانس بھری۔

ایک مرتبہ بتاتی تو صحیح۔۔"دل میں ابرہ سے مخاطب ہوا۔"

پھر ثانیہ کو کال ملائی۔

تھینکس "اسے اس وقت اس سے بہتر کوئی لفظ نہیں لگا۔"

www.novelsclubb.com

اچھا بس اب یہ فارمیلٹیز اپنے پاس رکھو۔ بہتر ہے کہ زبردستی صحیح مگر اسکے پاس" جاؤ اور اسے منالو۔ اب تو وہ بڑے آرام سے مان جائے گی۔ حاشب اسے ایک سہارے کی بہت اشد ضرورت ہے۔ نہ صرف سہارا بلکہ محبت بھی۔ وہ بھی تم سے

محبت کرتی ہے بس اقرار کرنے سے ڈرتی ہے۔اور کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اقرار کرے۔ویسے بھی محبت کا اقرار عورت کو زیب نہیں دیتا وہ تو بس ہر پل اپنے عمل سے اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔"

اوکے ڈئیر۔۔آئی گیس کل چاندرات ہے سو کل ہی جاکر میڈم کو لے آؤں گا" وہ فوراً اپنا پروگرام ترتیب دینے لگا۔

ڈیٹس فنٹاسٹک اور پھر عید پر جب میں تمہاری طرف آؤں تو دونوں ایک پرفیکٹ کپل کے روپ میں مجھے ملو" ثانیہ نے مسکراتے ہوئے اسے دل سے دعائیں دیں۔

ان شاءاللہ "تصور میں ابرہ کا معصوم سا چہرہ آیا۔"

www.novelsclubb.com

ممی کیا ہم اب کبھی دادو کے گھر نہیں جائیں گے "وہ دونوں اس وقت لان میں" ٹہل رہی تھیں۔چاند نظر آچکا تھا ہر جانب گہما گہمی تھی سوائے ایک انکی زندگی کے۔وہ ویسی ہی ساکت اور جامد تھی۔

بہت مرتبہ اس نے سوچا کہ حاشب کو کال یا میسج کر کے سوری بولے مگر ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔

عنایہ بھی بے حد اداس تھی۔

شگفتہ بیگم اور اسفند صاحب نے بھی مکمل خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔وہ چاہتے تھے ان کے بچے اپنے مسئلے خود حل کریں۔

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی گیٹ پر بیل بجی۔

تھوڑی دیر بعد چوکیدار کوریئر کا ڈبہ اٹھائے انکی جانب آیا ہاتھ میں ایک بکے بھی تھام رکھا تھا۔

بی بی یہ حاشب بھائی کی طرف سے آئے ہیں" وہ ابرہ کے قریب آکر بولا جو" حیران نظروں سے چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

بابا نے بھیجے ہیں" عنایہ نے خوشی سے نعرہ لگایا۔"

وہ جلدی سے نیچے بیٹھ کر ڈبہ کھولنے لگی۔

جبکہ ابرہ بکے میں موجود کارڈ کی جانب متوجہ تھی۔

فار مائی اینگری برڈ۔۔۔فرام یور نرم دل شہزادہ" کارڈ پر لکھے الفاظ پڑھ کر وہ بے" اختیار ہنس پڑی۔

ممی یہ دیکھیں بابا نے میرے لئیے گفٹ بھیجا ہے" عنایہ خوبصورت سی فراک" نکال کر چہک کر بولی۔ساتھ میں چوڑیاں اور ہیڈ بینڈز بھی تھے۔

ابھی وہ یہ سب دیکھ ہی رہی تھی کہ موبائل پر حاشب کالنگ جگمگانے لگا۔اس نے دھڑکتے دل سے فون اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"میں باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔ عنایہ کو آنٹی کے پاس چھوڑ کر ابھی آ جائیں۔ گھنٹے میں واپس آکر اپنی چیزیں پیک کر کے واپسی کی کریں۔ بہت دن انکل اور آنٹی کا دماغ کھا لیا ہے آپ نے" سپاٹ لہجے میں دیئے گئے حکم کے فوراً بعد کال کاٹ دی گئی۔

وہ ڈبہ اٹھائے عنایہ کو اپنے پیچھے آنے کا کہتی اندر کی جانب بڑھی۔

"امی حاشب باہر کھڑے ہیں۔ ہم گھنٹے میں آتے ہیں آپ عنایہ کا دھیان رکھئے گا۔ عنایہ نانو کو چیزیں دکھاؤ"

"ہاں بیٹا خیر سے جاؤ ابھی حاشب نے مجھے فون کر کے بتا دیا تھا۔ میں تب تک تمہاری چیزیں پیک کر کے رکھوں گی۔ سدا سہاگن رہو" وہ خوشی سے تمتماتے لہجے میں بولیں۔ جان گئیں تھیں اس کا مسئلہ حل ہونے والا ہے۔

وہ خاموشی سے جن کپڑوں میں موجود تھی انہی میں باہر آئی۔

دائیں جانب حاشب کی گاڑی کھڑی تھی۔اسے آتے دیکھ کر حاشب نے فرنٹ ڈور کھول دیا۔

اسکے بیٹھتے ساتھ ہی وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

ایک نظر انگلیاں مروڑتی ابرہ پر ڈالی۔زرد کپڑوں میں وہ خود بھی زرد دکھائی دے رہی تھی۔چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

جب جدائی سہہ نہیں سکتی تھیں تو یہ سب کھڑاگ پالنے کی ضرورت کیا تھی""" سامنے دیکھتے سرد لہجے میں کہا۔

آئم سوری۔۔۔"یکدم وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرا کر رو پڑی۔"

ابرہ۔۔۔یار ایک تو"ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ چھوڑ کر اسے بازو کے حلقے میں لیا" اور وہ بکھرتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر آج بارش نہیں ہوئی تو ضروری ہے کہ آپ یہاں جل تھل کر دو" اسکے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

میں نے آپکو بہت تنگ کیا نا" وہ چہرہ اسکے سینے سے اٹھا کر رندھی آواز میں بولی۔ "

بہت زیادہ۔۔۔اور اب ایکسیڈینٹ بھی کرواؤ گی" وہ ہنستے ہوئے ایک نظر اسکی " آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

کیا یہ ضروری تھا کہ میں آپکو وہی ٹیپکل تین الفاظ 'آئی لو یو' بولتا اور آپکو میری " محبت پر یقین آتا" وہ اس سے سوال کرنے لگا جو واپس اسکے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔

ابرہ محبت ایک احساس کا نام ہے اور اسے محسوس کیا جاتا ہے۔ محبت کو لفظوں کے " سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں میں نے یہ رشتہ شروع میں آپکو اور عنایہ کو سہارا دینے کے لئیے قائم کیا تھا۔ ہمارے نکاح سے پہلے میں ثانیہ سے ملا اور اس نے

مجھے سمجھایا کہ یہ سب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔مجھے بھی آپ ہی کی طرح خدشات لاحق تھے کہ لوگ کیا کہیں گے اور آپ کیا سوچو گی۔مجھے لگتا تھا میں آپکو محبت نہیں دے پاؤں گا۔ظاہر ہے جو حالات تھے جو رشتہ میرا آپکے ساتھ تھا۔مگر پھر ثانیہ کا ایک جملہ مجھے یہ تعلق باندھنے پر مجبور کر گیا۔"اپنے دل کی باتیں بتاتے اس نے سڑک کے کنارے گاڑی روکی۔

ابرہ نے اسکے کندھے سے سر اٹھایا۔حاشب نے اسٹیرنگ سے ہاتھ ہٹا کر اسکے دونوں ہاتھ تھام کر انہیں سہلایا۔

ثانیہ نے کہا حاشب تم اللہ کے حکم پر سر جھکا دو۔محبت وہ خود تم دونوں کے دلوں" میں ڈال دے گا۔تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔اور واقعی اللہ نے آپکی محبت آہستہ آہستہ میرے دل میں ڈال دی۔میں آپکو آبزرو کرنے لگ گیا اور مجھے تکلیف ہوتی تھی آپکو اداس دیکھ کر۔پھر صارم کی برتھ ڈے والی شام کے بعد سے میں خود بخود آپکی جانب کھینچنے لگا۔آپکو سوچنا،آپ سے بات کرنا آپکو تنگ

کرنا سب بے حد اچھا لگنے لگا۔اور پھر اس رات یہ محبت بے حد مضبوط ہو گئ جب میرے کھو جانے کے ڈر سے آپ نے نیند میں بھی میرے بازو کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ میں کبھی آپکو صارم سے محبت کرنے سے نہیں روکوں گا۔کیونکہ وہ ہم سب کو بھی اتنا ہی پیارا ہے جتنا آپکو۔

ایک اور بات آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو اسے مجھسے شئیر کیئے بغیر اس" طرح کا کوئ قدم نہیں اٹھانا۔آپس کے مسئلے مل بیٹھ کر حل کرتے ہیں دوریاں پیدا کر کے نہیں اور اب تو میں آپکی اور عنایہ کی دوری کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا" محبت بھری نظریں مسلسل اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

بس ایک ریکوئیسٹ ہے" حاشب کی باتیں جھکے سر سے سنتے اسکی آخری بات پر اس نے پلکیں اٹھائیں۔اور حاشب کو لگا اسکی دھڑکن تھم گئ۔

بس تھوڑی سی جگہ اپنے دل میں میرے لیئے بھی رکھ لینا" محبت سے کہتا اپنی" نظروں سے اسے پگھلا رہا تھا۔

وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

آپ نے تو بہت بڑا پلاٹ اپنے نام کروالیا ہے"وہ شرارت سے ہنسی دباتے ہوئے" بولی۔

ہائے سو سویٹ آف یو" بے ساختہ حاشب نے اسے دونوں بازوؤں کے حلقے میں" لیا۔

مجھے تو میری عیدی مل گئ۔اب آپکو آپکی عیدی دلاتے ہیں"اسکے ماتھے پر محبت" کا نشان چھوڑتے اسے آزاد کرتا وہ پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

ممی اور ڈیڈی کو پتہ چل گیا تھا کہ میں یہاں کیوں آئ تھی"اس نے شرمسار لہجے" میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں ممی کو میں نے بتادیا تھا۔انہیں یہی مناسب لگا کہ ہم اپنا یہ ایشو خود حل" کریں۔"اس کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئ۔ تبھی شگفتہ روزا سے فون کرتی تھیں مگر کبھی اسے جتایا نہیں تھا کہ وہ سب جان گئیں ہیں۔

میں اینگری برڈ ہوں"یکدم کچھ یاد آنے پر وہ منہ پھلا کر بولی۔"

ہاں نااور وہ بھی ریڈ والا جو غصے میں اور بھی پھول جاتا ہے"وہ اسے مزید چڑانے" لگا۔

حاشب"وہ چلائ"

جی میری جان"ہنستے ہوئے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔"

www.novelsclubb.com

"میں تین سوٹ لوں گی"

میری طرف سے پوری دکان لے لینا۔اور تو کچھ نہیں ہوگا میرا دیوالیہ ہو جائے" گا"دونوں کی نوک جھونک جاری تھی۔

اور محبت یہی تو ہے احساس کا نام۔وہ احساس جو حاشب نے ابرہ کو دیا اور جو ابرہ نے حاشب کو

---

www.novelsclubb.com